بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 68

شمارہ 18

ایڈیٹر منصور احمد

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

26 شعبان 1440 ہجری قمری • 2 ہجرت 1398 ہجری شمسی • 2 مئی 2019ء

## ارشاد باری تعالیٰ

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ يُّؤۡتِيَهُ اللّٰهُ الۡكِتٰبَ وَالۡحُكۡمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوۡلَ لِلنَّاسِ كُوۡنُوۡا عِبَادًا لِّىۡ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنۡ كُوۡنُوۡا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنۡتُمۡ تُعَلِّمُوۡنَ الۡكِتٰبَ وَبِمَا كُنۡتُمۡ تَدۡرُسُوۡنَ ۙ (آل عمران:80)

ترجمہ: کسی بشر کیلئے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اُسے کتاب اور حکمت اور نبوت دے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ کے علاوہ میری عبادت کرنے والے بن جاؤ بلکہ (وہ تو یہی کہتا ہے کہ) ربّانی ہو جاؤ، بوجہ اس کے کہ تم کتاب پڑھاتے ہو اور بوجہ اس کے کہ تم (اُسے) پڑھتے ہو۔

## اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 اپریل 2019 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

**ہمارے ہادی اکملؐ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کیلئے کیا کیا جان نثاریاں کیں، جلاوطن ہوئے، ظلم اٹھائے، طرح طرح کے مصائب اٹھائے جانیں دے دیں لیکن صدق ووفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے، پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جان نثار بنا دیا وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع ان کے دل میں پڑ چکی تھی، سو خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے آپؐ کی تعلیم تزکیہ نفس، پیرووٴں کو دنیا سے متنفر کرا دینا، شجاعت کے ساتھ صداقت کیلئے خون بہا دینا، اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی**

**ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام**

### آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کا مقام

جو صدق وصفا آپؐ نے یا آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے دکھایا اس کی نظیر کہیں نہیں۔ جان دینے تک دریغ نہ کیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو کوئی مشکل کام نہ تھا اور نہ مفید ہی کوئی الہام تھا۔ چند برادری کے لوگوں کو سمجھانا کونسا بڑا کام ہے۔ یہودی تو توریت پڑھے ہی ہوئے تھے، ایمان لانے والے تھے۔ خدا کو وحدہٗ لاشریک جانتے ہی تھے۔ تو بعض وقت یہ خیال آ جاتا ہے کہ مسیحؑ کرنے ہی کیا آئے تھے۔ یہودیوں میں تو توحید کیلئے اب بھی غیرت پائی جاتی ہے۔ نہایت کار یہ کہہ سکتے ہیں کہ شاید اخلاقی نقص تھے لیکن تعلیم تو توریت میں موجود ہی تھی۔ باوجود اس سہولت کے کہ قوم اس کتاب کو مانتی تھی مسیحؑ نے وہ کتاب سبقاً سبقاً ایک استاد سے پڑھی تھی۔ اس کے مقابل ہمارے سید ومولیٰ ہادی کامل اُمّی تھے۔ ان کا کوئی استاد بھی نہ تھا اور یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ مخالف بھی اس امر سے انکار نہ کر سکے۔ سو حضرت عیسیٰؑ کیلئے دو آسانیاں تھیں۔ ایک تو برادری کے لوگ تھے جو بھاری بات منوانی تھی، وہ پہلے ہی مان چکے تھے۔ ہاں کچھ اخلاقی نقص تھے لیکن باوجود اتنی سہولت کے حواری درست نہ ہوئے۔ لالچی رہے۔ حضرت عیسیٰ اپنے پاس روپیہ رکھتے تھے۔ بعض چوریاں بھی کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے سر رکھنے کی جگہ نہیں۔ لیکن ہم حیران ہیں کہ اس کے کیا معنے ہیں۔ جب گھر بھی ہو اور مکان بھی ہو اور مال میں گنجائش اس قدر ہو کہ چوری کی جاوے تو پتا بھی نہ لگے۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ دکھانا یہ منظور ہے کہ باوجود ان تمام سہولتوں کے کوئی اصلاح نہ ہو سکی۔ پطرس کو بہشت کی کنجیاں تو مل جاویں، لیکن اپنے استاد کو لعنت دینے سے نہ رک سکے۔

اب مقابلہ میں انصافاً دیکھا جاوے کہ ہمارے ہادی اکملؐ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کیلئے کیا کیا جان نثاریاں کیں، جلاوطن ہوئے، ظلم اٹھائے، طرح طرح کے مصائب اٹھائے، جانیں دے دیں لیکن صدق ووفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جان نثار بنا دیا۔ وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع ان کے دل میں پڑ چکی تھی، سو خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے آپؐ کی تعلیم، تزکیہ نفس، پیرووٴں کو دنیا سے متنفر کرا دینا، شجاعت کے ساتھ صداقت کیلئے خون بہا دینا۔ اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی۔ سو یہ مقام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا ہے۔ ان میں جو آپس میں تالیف ومحبت تھی اس کا نقشہ دو فقروں میں بیان کیا ہے: وَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ‌ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيۡنَهُمۡ (الانفال:64) یعنی جو تالیف ان میں ہے وہ ہرگز پیدا نہ ہوتی خواہ سونے کا پہاڑ بھی دیا جاتا۔ اب ایک اور جماعت مسیح موعود کی ہے جس نے اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرنا ہے۔ صحابہؓ کی تو وہ پاک جماعت تھی جس کی تعریف میں قرآن بھرا پڑا ہے۔ کیا آپ لوگ ایسے ہیں؟ جب خدا کہتا ہے کہ مسیحؑ کے ساتھ وہ لوگ ہوں گے جو صحابہؓ کے دوش بدوش ہوں گے۔ صحابہؓ تو وہ تھے جنہوں نے اپنا مال، اپنا وطن راہ حق میں دیا اور سب کچھ چھوڑا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا معاملہ اکثر سنا ہوگا۔ ایک دفعہ جب راہ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا تو کُل گھر کا اثاثہ لے آئے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے؟ تو فرمایا کہ خدا اور رسول کو گھر میں چھوڑ آیا ہوں۔ رئیس مکہ ہو اور کمبل پوش ہو، غرباء کا لباس پہنے۔ سو یہ سمجھ لو کہ وہ لوگ تو خدا کی راہ میں شہید ہو گئے۔ ان کے لئے تو یہی لکھا ہے کہ سیفوں کے نیچے بہشت ہے لیکن ہمارے لیے تو اتنی سختی نہیں، کیونکہ یضع الحرب ہمارے لئے آیا ہے یعنی مہدی کے وقت لڑائی نہ ہوگی۔

### جہاد کی حقیقت

اللہ تعالیٰ بعض مصالح کے رو سے ایک فعل کرتا ہے اور آئندہ جب وہ فعل معرض اعتراض ٹھہرتا ہے تو پھر وہ فعل نہیں کرتا۔ اوّلاً ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تلوار نہ اٹھائی مگر ان کو سخت سے سخت تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ تیرہ سال کا عرصہ ایک بچہ کو بالغ کرنے کیلئے کافی ہے اور مسیحؑ کی میعاد تو اگر اس میعاد میں سے دس نکال دیں، تو بھی کافی ہوتی ہے۔ غرض اس لمبے عرصہ میں کوئی یا کسی رنگ کی تکلیف نہ تھی جو اٹھانی نہ پڑی۔ آخر کار وطن سے نکلے تو تعاقب ہوا دوسری جگہ پناہ لی تو دشمن نے وہاں بھی نہ چھوڑا۔ جب یہ حالت ہوئی تو مظلوموں کو ظالموں کے ظلم سے بچانے کیلئے حکم ہوا۔ اُذِنَ لِلَّذِيۡنَ يُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّهُمۡ ظُلِمُوۡا‌ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصۡرِهِمۡ لَـقَدِيۡرُ ۙ الَّذِيۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ بِغَيۡرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنۡ يَّقُوۡلُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ‌ (الحج:40،41) جن لوگوں کے ساتھ لڑائیاں خواہ مخواہ کی گئیں اور گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اس لیے کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ سو یہ ضرورت تھی کہ تلوار اٹھائی گئی۔ وِاِلّا حضرت کبھی تلوار نہ اٹھاتے۔ ہاں ہمارے زمانہ میں ہمارے برخلاف قلم اٹھائی گئی، قلم سے ہم کو اذیت دی گئی اور سخت ستایا گیا، ان کے مقابل قلم ہی ہمارا حربہ بھی ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 36 تا 38، مطبوعہ 2018 قادیان)

## 125 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 125 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 27، 28 اور 29 دسمبر 2019ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# خطبہ عید الفطر

’’عید کا دن ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے اور یاد کروانے والا ہونا چاہئے کہ جن نیکیوں کے مزے ہم نے ایک مہینے میں چکھے ان کو ہم نے جاری رکھنا ہے‘‘

’’جس کام کا ستّر اسّی فیصد نتیجہ نہیں نکلتا اس کیلئے صحیح رنگ میں ایک جذبے سے کوشش کی ہی نہیں گئی‘‘

’’ہمیں تقویٰ پر چلتے ہوئے ہمیشہ اپنی عبادتوں میں طاق اور باقاعدہ ہونے کی ضرورت ہے‘‘

’’حقوق العباد کی طرف توجہ دیتے ہوئے غریبوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے‘‘

’’رشتہ داروں اور قریبیوں سے حسن سلوک کی ضرورت ہے، اپنے دلوں کو انانیت سے پاک کرنے کی ضرورت ہے، ہمدردیٔ خلق کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے‘‘

’’اپنے بچوں میں بھی یہ عادت ڈالیں کہ جو اُن کے بڑے انہیں عید کے روز عیدی دیتے ہیں اس میں سے کچھ نہ کچھ دنیا کے غریب بچوں کیلئے بھی دیں‘‘

’’مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے کہ اگر انسان اُسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے‘‘

امّتِ مسلمہ، پاکستان اور انڈونیشیا کے احمدیوں نیز بے نفس ہو کر حقوق العباد ادا کرنے والوں
واقفینِ زندگی، جماعت کی خدمت کرنے والوں، مالی قربانیاں کرنے والوں کیلئے دعاؤں کی تحریک

## ہمدردیٔ خلق اور حقوق العباد کی ادائیگی کے بارہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں پُر معارف خطبہ عید الفطر

خطبہ عید الفطر فرمودہ امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 16 رجون 2018ء بمطابق 16 راحسان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو۔کے)

(خطبہ عید کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج عید کا دن ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے اور یاد کروانے والا ہونا چاہئے کہ جن نیکیوں کے مزے ہم نے ایک مہینے میں چکھے ان کو ہم نے جاری رکھنا ہے۔ ان باتوں جن کی طرف عموماً ہماری رمضان کے مہینے میں توجہ رہتی ہے، ان میں عبادتیں بھی ہیں اور صدقات اور مالی قربانیاں اور حقوق العباد کا خیال رکھنا بھی ہے یہ باتیں اب اجتماعی طور پر ایک خاص ماحول کے تحت کرنے کا عرصہ تو ختم ہو گیا لیکن ایک مومن کی حقیقی ذمہ داری اور مقام یہی ہے کہ نیکیوں کو نہ صرف جاری رکھے بلکہ ان میں بڑھے۔ پس کل سے اس سال کے فرض روزوں کے دن تو ختم ہو گئے جن میں ہم نے بہت سی نفلی عبادتیں بھی کیں لیکن جن دوسری عبادتوں اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ ہوئی اسے ہمیں جاری رکھنا چاہئے۔ نوافل کی طرف توجہ ہوئی تو اسے جاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ نمازوں کی باقاعدگی کی طرف توجہ ہوئی تو اسے جاری رکھنا ہے۔ اپنے نفس پر کنٹرول کی ٹریننگ ہوئی تو اس پر قائم رہنے کی کوشش ہم نے کرنی ہے۔ ہمدردیٔ خلق کے جذبے کی طرف توجہ ہوئی تو اس پر اپنے آپ کو قائم رکھنا ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ نماز باقاعدگی سے پڑھیں لیکن اگر وہ اپنے نفس کو ٹٹولیں تو یہ ان کے نفس کا دھوکہ ہے، وہ کوشش کرتے ہی نہیں۔ نماز کی ادائیگی کی ذمہ داری کو سمجھتے ہی نہیں۔ اگر سمجھتے ہوں تو کبھی کوشش ناکام ہو ہی نہیں سکتی۔ آخر رمضان کے مہینے میں عموماً بہتر صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان دنوں میں حقیقی کوشش ہوتی ہے، اٹھنے کا ارادہ ہوتا ہے عموماً سوائے اس کے کہ کوئی بہت ہی ڈھیٹ ہو اور اپنے ماحول کو دیکھ کر بھی شرم نہ آئے۔ رمضان میں سحری کی غرض سے بھی اور ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی بھی اٹھتے ہیں۔ سست ترین لوگ بھی جو ہیں وہ بھی عموماً فجر کی نماز وقت پر پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ حقیقی کوشش ہے جس کا نتیجہ نکلتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس کام کا ستر اسی فیصد نتیجہ نہیں نکلتا اس کیلئے صحیح رنگ میں ایک جذبے سے کوشش کی ہی نہیں گئی۔ پس آج ہمیں مصمم اور پکا ارادہ کرنا چاہئے کہ تمام نیکیوں کے بجا لانے کیلئے ہم حقیقی کوشش کریں گے۔ صرف اپنے نفس کے دھوکے میں نہیں آئیں گے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ جب یہ ہوگا تبھی ہماری عید حقیقی عید ہوگی۔ تبھی ہماری آج کی خوشی پورے سال کی خوشی پر محیط ہوگی۔ اور یہی عید کا حقیقی مقصد ہے۔ اگر یہ نہیں تو آج خاص طور پر تیار ہونا، اچھے کھانے کھانا اور دوستوں کو ملنا اور دوسرے پروگرام بنانا یہ تو بے مقصد ہے۔ اصل روح تو آج کی خوشیوں کے پیچھے یہ ہے کہ ایک مہینہ خاص طور پر اپنی تربیت کیلئے ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے بعض جائز کاموں سے رکیں اور خوشی سے اور قربانی کرتے ہوئے رکیں۔ آج ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں سے ہی اس کی خوشی منا رہے ہیں کہ یہ ہم نے مہینہ گزارا لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی عہد کرتے ہیں کہ اس مہینے کی تربیت کی وجہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف ہم آئندہ بھی توجہ دیتے رہیں گے۔

پس یہ بات ہم میں سے ہر ایک کے ذہن میں اچھی طرح رہنی چاہئے کہ سال میں صرف ایک مہینہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنے اور اس کا حق ادا کرنے سے ہماری زندگی کا مقصد پورا نہیں ہو گیا اور نہ ہی صرف ایک مہینہ حقوق العباد ادا کرنے سے ہمارا مقصد پورا ہو گیا بلکہ مقصد تب پورا ہوگا جب ہم ان باتوں کو دائمی کریں گے، ہمیشہ کیلئے کریں گے۔ اور جو سستیاں رمضان کے مہینے کی وجہ سے دور ہوئی ہیں ان کو اب ہمیشہ دور رکھیں گے۔ جن نیکیوں کے کرنے کی ہمیں توفیق ملی ہے انہیں ہم ہمیشہ کرتے چلے جائیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور ہر دن ہمارے لئے عید کا دن بن جائے۔ ہر دن جو ہم پر طلوع ہو اللہ تعالیٰ کی رضا کا مورد بناتے ہوئے طلوع ہو۔ پس اگر ہم چاہتے ہیں تو ہمیں تقویٰ پر چلتے ہوئے ہمیشہ اپنی عبادتوں میں طاق اور باقاعدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ حقوق العباد کی طرف توجہ دیتے ہوئے غریبوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ رشتہ داروں اور قریبیوں سے حسن سلوک کی ضرورت ہے۔ اپنے دلوں کو انانیت سے پاک کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمدردیٔ خلق کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ میں آج ہمدردیٔ خلق اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر اس عید کے حوالے سے توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کا حق ادا کرنا بھی ایک عبادت ہے اور عبادت کے زمرے میں ہی آ جاتا ہے اور اس بات کا ادراک ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑا واضح کر کے دیا۔ پس آج ہم عید منا رہے ہیں۔ خاص طور پر ان ترقی یافتہ ملکوں میں رہنے والے احمدی اور اچھے حالات میں رہنے والے احمدی اس بات کا خیال رکھیں کہ دنیا میں بیشمار لوگ بہت برے حالات میں رہ رہے ہیں یہاں تک کہ ایک اندازے کے مطابق آٹھ سو پندرہ ملین لوگ بھوکے رہتے ہیں، ان کو کھانا نہیں ملتا۔ روزانہ ہر نو میں سے ایک شخص بھوکا سوتا ہے، بغیر کھانا کھائے سارا دن فاقے سے سوتا ہے۔ ہر تیسرا شخص خاص طور پر بچے خوراک کی کمی کا شکار ہیں یا مناسب غذا انہیں مل رہی۔ بلکہ یہ اعداد و شمار جو دئے جاتے ہیں میرے خیال میں صحیح نہیں ہیں اس سے بہت زیادہ لوگ بھوک کا شکار ہیں اور اب یہ عراق اور شام اور یمن لیبیا وغیرہ میں جنگ کی وجہ سے کئی لوگ خاص طور پر بچے خوراک اور علاج سے محروم ہیں اور یہ تعداد وہاں بڑھ رہی ہے۔ گزشتہ دنوں میں سوشل میڈیا پر ایک تصویر چل رہی تھی جس پر یہ لکھا ہوا تھا کہ ایک ڈاکٹر کسی بچے کو روٹی دے رہا ہے اور وہ بچہ ڈاکٹر کو کہہ رہا ہے کہ کیا کوئی ایسی دوائی تمہارے پاس ہے جس سے مجھے کبھی بھوک محسوس نہ ہو اور ڈاکٹر اس بچے کی یہ بات سن کر رو پڑا۔ تو یہ تصویر صحیح ہے یا غلط لیکن یہ حقیقت ہے کہ بھوک سے دنیا میں بچوں کا یہ حال ہے۔ لیکن جنگ کے جنونیوں کو اس کا کوئی خیال نہیں کہ بچوں کا کیا حال ہو رہا ہے۔ بچے اپنے ماں باپ سے محروم کئے جا رہے ہیں اور نہ صرف محروم کئے جا رہے ہیں بلکہ اس وجہ سے پھر فاقوں کی زندگی گزار رہے ہیں۔

تو بہرحال ان حالات میں ہم پیٹ بھر کر کھانے والوں اور آج عید کے دن اچھا کھانے والوں کو یہ احساس بڑھ کر پیدا ہونا چاہئے کہ ہم ان لوگوں کا بھی خیال رکھیں۔ کھانا تو بڑی بات ہے دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کو پانی بھی وافر مقدار میں اور کھل کر پینے کیلئے نہیں ملتا اور جو ملتا ہے وہ اس قدر گندا ہوتا ہے کہ شاید ہم میں سے اکثر اسے دیکھنا بھی پسند نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور مومنوں کی نشانی بتاتے ہوئے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا۔ اِنَّمَا

باقی خطبہ عید الفطر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2018 صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

شہید جو ہے وہ پھر اللہ تعالیٰ کے پاس جاتا ہے اور وہاں آزاد پھرتا ہے

حضرت مُبَشِّر بن عبد المُنْذِرؓ ...... نے بتایا کہ میں جنت میں ہوں، ہم جہاں چاہتے ہیں جنت میں کھاتے پیتے ہیں
میں نے ان سے کہا کہ کیا آپؓ بدر میں شہید نہیں ہو گئے تھے؟ آپؓ نے بتایا ہاں کیوں نہیں، لیکن مجھے پھر زندہ کر دیا گیا تھا
اس صحابی نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’اے ابوجابر! شہادت یہی ہوتی ہے‘‘

جنگوں اور دشمنوں کے تنگ کرنے کے باوجود صحابہؓ اپنی تفریح کے سامان بھی کرتے رہتے تھے
ایک دوسرے کو ہلکے پھلکے چیلنج بھی دیتے تھے تا کہ وقت بھی گزر جائے اور دشمنوں کا جو مستقل ذہنی دباؤ بھی ہے وہ بھی کچھ کم ہو

’’آپؐ کو قتل و غارت سے غرض نہیں تھی‘‘

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حُصَین بن حَارِث، حضرت صَفْوَان، حضرت مُبَشِّر بن عبد المُنْذِر
حضرت وَرَقَہ بن اِیَاس، حضرت مُحْرِز بن نَضْلَہ، حضرت سُوَیْبِط بن سَعْد رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشین تذکرہ

’’اللہ تعالیٰ جب اپنے انبیاء کو الہاماً کوئی حکم دیتا ہے کہ یہ کرو تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ
اللہ تعالیٰ اس کیلئے اپنی تائیدات اور نصرت بھی فرمائے گا اور وسائل کے سامان بھی پیدا فرمائے گا اور پھر اس طرح یہ تکمیل کو پہنچے گا اور یہی ہمارا تجربہ ہے‘‘

’’ہر قدم جو ہمارا آگے بڑھتا ہے یا جو ترقی ہم دیکھتے ہیں وہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے اس منصوبے کا حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں پھیلانے کیلئے بنایا ہوا ہے‘‘

’’مجھے یقین ہے اور بعض دوسرے شواہد بھی ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہاں (اسلام آباد میں) باقاعدہ مرکز بنانے کا ارادہ تھا‘‘

’’اللہ تعالیٰ اسلام آباد سے اسلام کی تبلیغ کے کام کو پہلے سے زیادہ وسعت عطا فرمائے اور
’’وَسِّعْ مَکَانَکَ‘‘ صرف مکانیت کی وسعت کا ذریعہ ہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کی تکمیل میں وسعت کا ذریعہ بھی بنے‘‘

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ’’وَسِّعْ مَکَانَکَ‘‘ کے تحت
جماعتِ احمدیہ کے نئے مرکز ’’اسلام آباد، ٹلفورڈ، سرے‘‘ کی تعمیر اور وہاں منتقلی کا اعلان
نیز ’’اسلام آباد‘‘ کی تعمیرِ نو کے منصوبے اور وہاں مرکزِ احمدیت کے منتقل ہونے کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے احباب جماعت کو دعا کی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12 راپریل 2019ء بمطابق 12 رشہادت 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج جن بدری صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں سے پہلا نام ہے حضرت حُصَین بن حَارِثؓ کا۔ حضرت حُصَین کی والدہ سُخَیلہ بنت خُزَاعی تھیں۔ ان کا تعلق بنو مُطَّلِب بن عَبدِ مَنَاف سے تھا انہوں نے اپنے دو بھائیوں حضرت طفیل اور حضرت عُبَیدہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کے ساتھ حضرت مِسْطَح بن اُثَاثہؓ اور حضرت عَبَّاد بن مُطَّلِبؓ بھی تھے۔ مدینہ میں آپؓ نے حضرت عبداللہ بن سَلَمَہ عَجْلَانیؓ کے گھر قیام کیا۔ روایت کے مطابق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حُصَینؓ کی حضرت عَبْدُ اللّٰہ بن جُبَیرؓ کے ساتھ مؤاخات قائم فرمائی۔ یہ محمد بن اسحاق کے مطابق ہے۔ حضرت حُصَینؓ نے غزوۂ بدر اور احد سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ حضرت حُصَینؓ کے دو بھائیوں حضرت عُبَیدہؓ اور حضرت طُفَیلؓ نے بھی غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ حضرت حُصَینؓ کی وفات 32 ہجری میں ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 30 ’’حُصَین بن الحارث‘‘ داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)
(الاستیعاب جلد 3 صفحہ 141 ’’عبیدہ بن الحارث‘‘ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2002ء) (اسد الغابہ جلد اول صفحہ 573 ’’حُصَین بن الحارث‘‘ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حضرت حُصَینؓ کے بیٹے کا نام عبداللہ تھا۔ ان کی بیٹیاں خدیجہ اور ہند تھیں۔ انہوں نے بھی اسلام قبول کیا۔ غزوۂ خیبر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو سو وسق غلہ عطا فرمایا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 30 ’’ذکر الحُصَین بن الحارث‘‘ جلد 8 صفحہ 364 تسمیۃ النساء المبایعات من قریش مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

ایک وسق جو ہے وہ 60 رصاع ہوتے ہیں اور ایک صاع کچھ کم اڑھائی سیر کے برابر ہوتا ہے تو اس طرح تقریباً 375 من غلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کے والد کی وجہ سے عطا فرمایا۔ (لغات الحدیث جلد 4 صفحہ 487 ’’وسق‘‘ جلد 2 صفحہ 648 ’’صاع‘‘ ناشر نعمانی کتب خانہ لاہور 2005ء)

حضرت صَفْوَان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے والد کا نام وَہْب بن رَبِیعہ تھا۔ یہ دوسرے صحابی ہیں جن کا ذکر کروں گا۔ حضرت صَفْوَانؓ کی کنیت ابوعَمرو ہے اور آپؓ قبیلہ بَنُو حَارِث بن فِہر سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؓ کے والد کا نام وَہْب بن رَبِیعہ تھا۔ ان کا نام ایک روایت میں اُھَیْب بھی آیا ہے۔ ان کی والدہ کا نام دَعْد بنتِ جَحْدَم تھا جو کہ بَیْضَاء نام سے مشہور تھیں۔ اسی وجہ سے حضرت صَفْوَانؓ کو ابن بَیْضَاء بھی کہا جاتا ہے۔ آپؓ حضرت سَہْلؓ اور حضرت سُہَیلؓ کے بھائی تھے۔ یہ دونوں بھائی ان سَہْلؓ اور سُہَیلؓ کے علاوہ ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبویؐ کی زمین خریدی تھی۔ یہ وہ نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صَفْوَانؓ کی مؤاخات حضرت رَافِع بن مُعَلّٰیؓ سے کروائی اور ایک روایت کے مطابق آپ کی مؤاخات حضرت رَافِع بن عَجْلَانؓ سے کروائی گئی۔ ان کی وفات کے متعلق بھی مختلف رائے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت صَفْوَانؓ کو غزوۂ بدر میں طُعَیمَہ بن عَدِی نے شہید کیا تھا اور ایک

روایت کے مطابق آپؓ غزوۂ بدر میں شہید نہیں ہوئے تھے بلکہ آپؓ نے غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ حضرت صَفْوَانؓ کے بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ غزوۂ بدر کے بعد مکہ واپس لوٹ گئے تھے اور کچھ عرصہ بعد دوبارہ ہجرت کر کے آ گئے تھے۔ یہ بھی روایت ملتی ہے کہ آپؓ فتح مکہ تک وہیں رہے یعنی مکہ میں رہے۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سریہ عَبْدُ اللّٰہ بن جَحْش میں اَبْوَا کی طرف شامل کر کے بھجوایا تھا۔ بعض روایات میں آپ کی وفات کا سال 18ہجری اور 30ہجری اور 38ہجری بیان کیا گیا ہے۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 33 صَفْوَان بن وھب مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 3 صفحہ 358۔359 صَفْوَان بن وھب مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 318 صَفْوَان ابن بیضاء مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

بہرحال یہ ہر جگہ پہ ثابت ہے کہ آپؓ بدری صحابی تھے۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے وہ حضرت مُبَشِّر بن عَبْدِ المُنْذِرؓ ہیں۔ حضرت مبشرؓ کے والد کا نام عَبْدُ المُنْذِر اور آپؓ کی والدہ کا نام نَسِیْبَہ بنت زَیْد تھا۔ آپؓ اَوس کے قبیلے بنو عَمْرو بن عوف سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مُبَشِّر بن عبد المُنْذِرؓ اور حضرت عاقِل بن ابُوبُکَیرؓ کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاقِل بن ابوبُکَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مُجَذَّر بن زِیَادؓ کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا تھا۔ بہرحال آپؓ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اسی جنگ میں آپؓ شہید بھی ہوئے۔ حضرت سَائِب بن اَبُو لُبَابہؓ جو حضرت مبشرؓ کے بھائی حضرت اَبُو لُبَابہؓ کے بیٹے تھے ان سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مُبَشِّر بن عبد المُنْذِرؓ کا مال غنیمت میں حصہ مقرر فرمایا اور مَعْن بن عَدِیؓ ہمارے پاس ان کا حصہ لے کر آئے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 347۔248 مبشر بن عبد المنذر، دار احیاء التراث العربی بیروت۔ لبنان 1990ء)

ان کے بھائی، ان کے بھتیجوں کو بھی حصہ ملا۔

ہجرتِ مدینہ کے وقت مہاجرین میں سے حضرت ابو سَلَمہ بن عبد الاَسدؓ اور حضرت عامر بن رَبِیعہؓ اور حضرت عبد اللہ بن جَحْشؓ اور ان کے بھائی حضرت ابُو اَحْمد بن جَحْشؓ نے قبا کے مقام پر حضرت مُبَشِّر بن عبد المُنْذِرؓ کے ہاں قیام کیا۔ پھر مہاجرین پے در پے وہاں آنے لگے۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام صفحہ 335، ذِکْرُ الْمُهَاجِرِینَ إِلَى الْمَدِينَةِ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001)

حضرت مُبَشِّر بن عبد المُنْذِرؓ اپنے دو بھائیوں حضرت ابولُبَابہ بن عبد المنذِرؓ اور حضرت رِفَاعہ بن عبدِ المنذِرؓ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت رِفَاعہؓ ستّر انصار کے ساتھ بیعتِ عقبہ میں شامل ہوئے تھے۔ اسی طرح غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں بھی شریک ہوئے تھے۔ غزوۂ احد کے دن آپؓ شہید ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کی جانب روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اَبُولُبَابہؓ کو مدینے کا عامل بنا کر رَوْحَاء مقام سے واپس روانہ کیا جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ رَوْحَاء ایک مقام کا نام ہے۔ مدینہ سے چالیس میل کے فاصلے پر ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کیلئے مال غنیمت اور ثواب میں حصہ مقرر فرمایا۔ علامہ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت مُبَشِّر بن عبدِ المُنْذِرؓ بنو عمرو بن عوف سے تھے۔ آپؓ ان انصاری صحابہ میں سے تھے جو بدر میں شہید ہوئے تھے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، الجزء الخامس، مبشر بن عبد المنذر، صفحہ 53، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2008)(الطبقات الکبریٰ، الجزء الثالث، صفحہ 241، مُبَشِّر بن عبدِ المُنْذِر، دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان 1996ء)(لغات الحدیث جلد دوم صفحہ 149)

حضرت عبد اللہ بن عَمْرو بن حرامؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے غزوۂ احد سے پہلے خواب دیکھا کہ گویا حضرت مُبَشِّر بن عبد المُنْذِرؓ مجھے کہہ رہے ہیں کہ تم چند روز میں ہمارے پاس آ جاؤ گے۔ میں نے پوچھا کہ آپؓ کہاں ہیں تو انہوں نے بتایا کہ میں جنت میں ہوں۔ ہم جہاں چاہتے ہیں جنت میں کھاتے پیتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا آپؓ بدر میں شہید نہیں ہو گئے تھے؟ آپؓ نے بتایا ہاں کیوں نہیں۔ لیکن مجھے پھر زندہ کر دیا گیا تھا۔ اس صحابی نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ 'اے ابو جابر! شہادت یہی ہوتی ہے۔'

(المستدرک علی الصحیحین جلد 5 صفحہ 1840، 1841، کتاب معرفۃ الصحابہ، ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو مکتبہ نزار مصطفی الباز، مکۃ 2000)

شہید جو ہے وہ پھر اللہ تعالیٰ کے پاس جاتا ہے اور وہاں آزاد پھرتا ہے۔

علامہ زَرْقَانی غزوۂ بدر کے موقع پر شہید ہونے والے صحابہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ دو صحابہ قبیلہ اَوس میں سے تھے جن میں سے ایک حضرت سَعْد بن خَیْثَمہؓ تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ طُعَیْمَہ بن عَدِی نے انہیں شہید کیا جبکہ بعض کہتے ہیں کہ عَمْرِو بنِ عَبْدِ وُدّ نے انہیں شہید کیا تھا۔ سَمْہُوْدِی نے اپنی کتاب 'وفا' میں لکھا ہے کہ اہل سِیَر کے کلام سے ظاہر ہے یعنی جو سیرت لکھتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقع پر شہید ہونے والے صحابہ ماسوائے حضرت عُبَیْدَہؓ کے بدر میں مدفون ہیں۔ حضرت عُبَیْدَہؓ کی وفات کچھ دیر بعد ہوئی تھی اور وہ صَفْرَاء یا رَوْحَاء کے مقام پر مدفون ہیں۔

طبرانی نے ثِقہ راویوں سے روایت کی ہے کہ حضرت ابنِ مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اصحاب جو بدر کے دن شہید کیے گئے اللہ ان کی روحوں کو جنت میں سبز پرندوں میں رکھے گا جو جنت میں کھائیں پئیں گے۔ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ ان کا رب اچانک ان پر مطلع ہوگا، ظاہر ہوگا اور کہے گا اے میرے بندو! تم کیا چاہتے ہو؟ پس وہ کہیں گے اے ہمارے رب! کیا اس سے اوپر بھی کوئی چیز ہے۔ جنت میں ہم آئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پھر پوچھے گا تم کیا چاہتے ہو؟ چنانچہ چوتھی مرتبہ صحابہ کہیں گے کہ تُو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں واپس لوٹا دے تاکہ ہم پھر سے ویسے ہی شہید کیے جائیں جیسے ہم پہلے شہید کیے گئے تھے۔ (شرح العلامہ الزرقانی، الجزء الثانی، صفحہ 327، باب غزوۃ بدر الکبری، مکتبہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان 1996ء)

پھر اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت وَرَقَہ بن اِیَاسؓ۔ حضرت وَرَقَہؓ کے نام میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپؓ کا نام وَرَقَہ کے علاوہ وَدْفَہ اور وَدْقَہ بھی بیان ہوا ہے۔ حضرت وَرَقَہؓ کے والد کا نام اِیَاس بن عَمْرو تھا۔ آپؓ انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بَنُو لَوْذَان بن غَنْم سے تعلق رکھتے تھے۔ علامہ ابن اسحاق کی روایت کے مطابق حضرت وَرَقَہؓ کو اپنے دو بھائیوں حضرت رَبِیع اور حضرت عمرو کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی توفیق ملی تھی۔ حضرت وَرَقَہؓ کو غزوۂ بدر کے علاوہ غزوۂ احد، غزوۂ خندق اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دیگر تمام غزوات میں شرکت کی توفیق ملی۔ آپؓ کی شہادت جنگ یمامہ کے روز حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں 11 ہجری میں ہوئی۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 469، الانصار و من معھم/من بنی لوذان وحلفائھم، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)(اسد الغابۃ جلد 5 صفحہ 412۔413 ودفۃ بن ایاس، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء)(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 6 صفحہ 471، ودقۃ بن ایاس بن عمرو الانصاری، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2005ء)

اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت مُحْرِز بن نَضْلَہؓ۔ ان کی ولدیت نَضْلَۃ بن عبد اللہ ہے جبکہ دوسرے قول کے مطابق آپ کے والد کا نام وَھْب تھا۔ آپؓ کی کنیت ابو نَضْلَۃ تھی۔ آپؓ گورے اور خوبصورت چہرے والے تھے۔ آپؓ کا لقب فُہَیْرَۃ تھا۔ آپؓ اَخْرَم کے نام سے بھی جانے جاتے تھے۔ آپؓ بنو عبدِ شمس کے حلیف تھے جبکہ بنو عَبْدُ الاَشْہَل انہیں اپنا حلیف بتاتے ہیں۔ مُحْرِز یا اَخْرَم دونوں نام آپؓ کے ہیں۔ حضرت مُحْرِزؓ کا تعلق مکہ کے قبیلہ بَنُو غَنْم بن دُوْدَان سے تھا۔ یہ قبیلہ مسلمان ہو گیا تھا۔ اس قبیلے کے مردوں اور عورتوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کی توفیق ملی۔ ان مہاجرین میں حضرت مُحْرِز بن نَضْلَہؓ بھی شامل تھے۔ واقدی کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن اسماعیل کو سناوہ کہتے تھے کہ یَوْمُ السَّرْح، یہ غزوۂ ذِی قَرَد اور غَزْوَۃُ الْغَابَہ کا نام ہے جو 6 ہجری میں ہوا تھا، میں سوائے حضرت مُحْرِز بنِ نَضْلَہؓ کے بنو عبد الاشہل کے گھر سے کوئی اَور نہیں نکلا۔ وہ حضرت محمد بن مسلمہؓ کے گھوڑے پر سوار تھے جس کا نام ذُو اللِّمَّہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مُحْرِز بن نَضْلَہؓ اور حضرت عُمَارَہ بن حَزْمؓ کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا تھا۔ واقدی کے نزدیک آپؓ غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے۔ صالح بن کَیْسَان سے مروی ہے کہ حضرت مُحْرِز بن نَضْلَہؓ نے بتایا کہ میں نے خواب میں ورلے آسمان کو دیکھا کہ وہ میرے لیے کھول دیا گیا ہے یہاں تک کہ میں اس میں داخل ہو گیا اور ساتویں آسمان تک پہنچ گیا۔ پھر سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی تک چلا گیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ یہ تمہاری منزل ہے۔ حضرت مُحْرِزؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے یہ خواب بیان کیا جو فنِ تعبیر کے ماہر تھے تو آپؓ نے فرمایا کہ شہادت کی خوشخبری ہو! پھر ایک روز آپؓ شہید کر دیے گئے۔ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ہمراہ یوم السَّرْح میں غَزْوَۃُ الْغَابَہ کے لیے روانہ ہوئے، یہ غزوہ ذی قَرَد بھی کہلاتا تھا جو 6 ہجری میں ہوا۔ عَمْرو بن عثمان جَحْشی اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مُحْرِز بن نَضْلَہؓ جب غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تو آپؓ 31 یا 32 سال کے تھے اور جب آپؓ شہید ہوئے تو 37 یا 38 سال کے قریب تھے۔

(الطبقات الکبریٰ الجزء الثالث، صفحہ 52 ''مُحْرِز بن نَضْلَۃ'' دار احیاء التراث، بیروت 1996ء)(اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، الجزء الخامس، صفحہ 68 ''مُحْرِز بن نضلۃ'' دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

حضرت مُحْرِزؓ کی شہادت کا واقعہ یوں بیان ہوا ہے۔ حضرت اِیَاس بن سَلَمہؓ غزوۂ ذِی قَرَد کے بارے میں روایت بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ والے واقعہ کے بعد ہم مدینہ کی طرف واپس جانے کے لیے نکلے۔ پھر ہم ایک جگہ اترے۔ ہمارے اور بنو لِحْیَان کے درمیان ایک پہاڑ تھا۔ وہ مشرک تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے لیے دعا کی جو اس پہاڑ پر رات کو چڑھے گویا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے لیے حالات پر نظر رکھنے اور حفاظت کی غرض سے جاسوس کا کام دے یعنی نگرانی کے لیے، حفاظت کے لیے اوپر چڑھے۔ دیکھے کہ کوئی دشمن وغیرہ حملہ آور نہ ہو جائے۔ حضرت سَلَمہ بن اَکْوَعؓ کہتے ہیں میں اس رات دو یا تین مرتبہ چڑھا۔ پھر ہم مدینہ پہنچے۔ پھر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رَبَاح نامی آدمی کے ہاتھ اپنے اونٹ بھیجے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا اور میں حضرت طلحہؓ کے گھوڑے کے ساتھ اس پر سوار ہو کر نکلا اور میں اس کو اونٹوں کے ساتھ پانی پلانے کے لیے جا رہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو عبد الرحمٰن فَزَارِی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر حملہ کیا۔ ساتھ ایک قبیلہ تھا جو دشمن تھا اور سب کو ہانک کر لے گیا اور ان کے چرواہے کو قتل کر دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے رَبَاح! یہ گھوڑا پکڑو اور اسے طَلْحَہ بن عُبَید اللّٰہ کو پہنچا دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دو کہ مشرکوں نے آپ کے جانور لوٹ لیے ہیں۔ پھر میں ایک ٹیلے پر مدینے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا اور تین دفعہ پکارا یَا صَبَاحَاہُ! یَا صَبَاحَاہُ! یہ کلمہ اہل عرب اس وقت کہا کرتے تھے جب کوئی دشمن لوٹنے والا اور غارت کرنے والا صبح کو آ پہنچتا تھا تو اس کے ساتھ یہ نعرہ مارتے تھے گویا بلند آواز سے فریاد مانگی جا رہی ہے اور امداد کے لیے اعلان کیا جا رہا ہے تاکہ حمایتی جو ہیں وہ فوراً آ جائیں اور دشمن کا مقابلہ کریں اور اس کو دوڑا دیں۔

بعض نے کہا ہے کہ لڑنے والوں کا قاعدہ ہوتا تھا کہ رات ہوتے ہی جنگ بند کر دیتے تھے۔ اپنے ٹھکانوں پر چلے جاتے تھے۔ 'صَبَاحَاہُ' کے متعلق دوسری روایت یہ بھی ہے۔ اور پھر صباحا کہہ کر دوسرے روز لڑنے والوں کو آگاہ کیا جاتا تھا کہ صبح ہو گئی ہے۔ اب جنگ کے لیے پھر تیار ہو جاؤ۔ لغات الحدیث میں یہ وضاحت لکھی گئی ہے۔ بہرحال

کہتے ہیں کہ پھر میں ان لوگوں کے پیچھے تلاش کرتا ہوا اور انہیں تیر مارتا ہوا نکلا اور میں رَجَز یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور میں کہہ رہا تھا کہ۔

اَنَا ابْنُ الْاَکْوَع وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ

کہ میں اَکْوَع کا بیٹا ہوں اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا دن ہے۔ پس میں ان میں سے جس شخص سے بھی ملتا تو اس کے کجاوے میں تیر مارتا یہاں تک کہ تیر کا پھل نکل کر اس کے کندھے تک جا پہنچتا۔ میں کہتا یہ لو، اَنَا ابْنُ الْاَکْوَع وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ کہ میں اَکْوَع کا بیٹا ہوں اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا دن ہے۔ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں ان کو تیر مارتا رہا اور انہیں زخمی کرتا رہا اور جب میری طرف کوئی گھڑسوار آتا تو میں کسی درخت کی طرف آتا اور اس کے نیچے بیٹھ جاتا یعنی درخت کے پیچھے چھپ جاتا اور میں اسے تیر مار کر زخمی کر دیتا یہاں تک کہ جب پہاڑ کا راستہ تنگ ہو گیا اور وہ اس تنگ راستے میں داخل ہوئے تو میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور انہیں پتھر مارنے لگا۔ یہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور لُوٹ کر لے کر جا رہے تھے ان پر انہوں نے حملہ کیا۔ اکیلے تھے۔ پہلے تیر مارتے رہے پھر کہتے ہیں کہ درّے پہ پہنچا وہاں سے پتھر مارنے شروع کیے اور اسی طرح میں ان کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں میں سے کوئی اونٹ ایسا پیدا نہیں کیا جسے میں نے اپنے پیچھے نہ چھوڑ دیا ہو یعنی کہ درّے کی وجہ سے وہ پیچھے رہ گئے اور وہ لوگ آگے دَوڑ گئے اور انہوں نے ان کو میرے اور اپنے درمیان چھوڑ دیا۔ پھر میں تیر اندازی کرتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے تیس سے زیادہ چادریں اور تیس نیزے یعنی اپنا وزن ہلکا ہونے کے لیے پھینک دیے۔ وہ لوگ دوڑ رہے تھے تو اونٹ چھوڑ دیے۔ پھر اپنا سامان بھی پیچھے پھینکنا شروع کر دیا تا کہ آسانی سے دوڑ سکیں۔ کہتے ہیں جو چیز بھی وہ پھینکتے جاتے تھے میں ان پر نشان کے طور پر پتھر رکھ دیتا تھا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ پہچان لیں یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی میں آئے جہاں انہیں بدر فزاری کا کوئی بیٹا ملا۔ وہ بیٹھ کر کھانا کھانے لگے اور میں ایک چوٹی پر بیٹھا تھا۔ فزاری نے کہا یہ کون شخص ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے کہا اس شخص نے تو ہمیں تنگ کر رکھا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ صبح سے ہم پر مسلسل تیر اندازی کر رہا ہے یہاں تک کہ اس نے ہم سے سب کچھ چھین لیا ہے۔ اس نے کہا چاہیے کہ تم میں سے چار آدمی اس کی طرف جائیں۔ حضرت سَلَمہ بن اَکْوَعؓ کہتے ہیں کہ ان میں سے چار آدمی میری طرف پہاڑ پر چڑھے۔ جب وہ میرے اتنے قریب آئے کہ میں ان سے بات کر سکا تو میں نے کہا کہ تم مجھے جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ میں سَلَمہ بن اَکْوَع ہوں۔ پھر انہوں نے آگے کافروں کو کہا کہ اس کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو عزت عطا کی ہے کہ مَیں تم میں سے جس شخص کو پکڑنا چاہوں اسے پکڑ سکتا ہوں لیکن تم میں سے کوئی شخص مجھے پکڑنا چاہے تو نہیں پکڑ سکتا۔ چار آدمی جو آئے تھے ان میں سے ایک ذرا ڈر گیا۔ اس نے کہا کہ میرا بھی یہی خیال ہے اور وہ چاروں پھر واپس چلے گئے اور میں اپنی جگہ پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے درختوں کے درمیان آتے ہوئے دیکھے۔ ان میں سے سب سے پہلے اَخْرَم اسدیؓ تھے اور ان کے پیچھے اَبُو قَتَادہ انصاریؓ تھے اور ان کے پیچھے مِقْدَاد بن اَسْوَد کِنْدِیؓ تھے میں نے اَخْرَم یعنی حضرت مُحْرِزؓ کے گھوڑے کی لگام پکڑی تو وہ چاروں طرف پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ یہ ذرا سا confusion ہے میرا خیال ہے۔ وہ جو دوسرے لوگ وہاں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ اَور قریب آ گئے ہیں تو وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ کہتے ہیں میں نے کہا اے اَخْرَم! یعنی حضرت مُحْرِزؓ کو کہا کہ تُو ان سے بچ، تا کہ وہ تجھے ہلاک نہ کر دیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ پہنچ نہ جائیں۔ اس نے کہا اے سَلَمہ! اگر تو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور تُو جانتا ہے کہ جنت حق ہے اور آگ حق ہے یعنی جہنم حق ہے۔ پس تُو میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہ ہو۔ مَیں نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ یعنی اَخْرَمؓ اور عبدالرحمٰن باہم برسرِ پیکار ہوئے اور انہوں نے عبدالرحمٰن سمیت اس کے گھوڑے کو زخمی کر دیا اور عبدالرحمٰن نے اُن کو یعنی اَخْرَمؓ کو، حضرت مُحْرِزؓ کو نیزہ مار کر شہید کر دیا اور ان کے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے لوگوں میں جانے کے لیے واپس مڑا تو پھر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ آ رہے تھے ان میں سے ابوقتادہؓ، عبدالرحمٰن کے پیچھے گئے اور اس کو پکڑ لیا اور نیزہ مار کر اُسے قتل کر دیا جو حضرت مُحْرِزؓ کو شہید کر کے گیا تھا۔ تو یہ کہتے ہیں کہ پس اس کی قسم جس نے محمدؐ کے چہرے کو عزت عطا کی! میں نے دوڑتے ہوئے ان کا تعاقب جاری رکھا۔ میں پھر بھی ان کے پیچھے جاتا رہا یہاں تک کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی کو اور نہ ان کے غبار کو اپنے پیچھے پایا یعنی بہت آگے نکل گیا یہاں تک کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے ایک گھاٹی میں پہنچے جہاں پانی تھا۔ اسے ذی قَرَد کہتے تھے۔ وہ لوگ جو مال لُوٹ کے لے جانے والے چور تھے وہ اس سے پانی پینا چاہتے تھے اور وہ پیاسے تھے۔ پھر انہوں نے مجھے اپنے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھا۔ میں نے ان کو وہاں سے ہٹا دیا اور وہ اس میں سے ایک قطرہ بھی نہ پی سکے۔ وہ وہاں سے نکلے اور ایک گھاٹی کی طرف تیزی سے بڑھے۔ میں بھی دوڑا۔ میں ان میں سے جس شخص کو پیچھے پاتا یعنی چھپ چھپ کے پیچھے دوڑتا رہا اور جو پیچھے رہ جاتا تھا اس کے کندھے کی ہڈی میں تیر مارتا۔ میں کہتا یہ لو اَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ / وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِہ میں اَکْوَع کا بیٹا ہوں اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا دن ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نے کہا کہ اَکْوَع کو اس کی ماں کھوئے۔ کیا صبح والا اَکْوَع؟ یہ جو لوگوں کو زخمی کر رہے تھے تو ان میں سے ایک نے یہ کہا کہ صبح والا اَکْوَع، جو صبح سے ہمارے پیچھے پڑا ہوا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ اے اپنی جان کے دشمن تیرا صبح والا اَکْوَع۔ انہوں نے دو گھوڑے گھاٹی میں پیچھے چھوڑ دیے۔ میں ان دونوں کو ہانکتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل پڑا۔ مجھے عامر ایک چھاگل میں تھوڑے سے دودھ میں ملا ہوا پانی اور ایک چھاگل میں پانی لاتے ہوئے ملے۔ پھر میں نے وضو کیا اور پیا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے ان لوگوں کو، ان لٹیروں کو صبح بھگایا تھا۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی کے قریب پہنچ چکے تھے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ اور وہ سب چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھڑائی تھیں لے لیں اور حضرت بلالؓ نے ان اونٹوں میں سے جو میں نے ان سے چھینے تھے ایک اونٹنی ذبح کی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کلیجی اور کوہان کے گوشت سے بھون رہے تھے۔ میں نے کہا یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے ساتھ جو لوگ آئے ہیں مجھے اس لشکر میں سے سو آدمی منتخب کرنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ تو میں ان لوگوں کا پیچھا کر کے ان سب کو قتل کر دوں۔ کوئی ان کے قبیلے کو خبر دینے والا بھی نہ بچے جو یہ سامان لُوٹ کر لوٹے تھے، لُوٹ کر لے جانے لگے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھلکھلا کر ہنسے یہاں تک کہ آگ کی روشنی میں آپؐ کے دانتِ مبارک دکھائی دینے لگے۔ آپؐ نے فرمایا اے سَلَمہ! کیا تم سمجھتے ہو کہ تم یہ کر سکتے ہو کہ ان کے گھروں میں پہنچنے سے پہلے ان سب کو مار دو؟ میں نے کہا ہاں اس کی قسم جس نے آپؐ کو عزت عطا کی ہے! آپؐ نے فرمایا اب وہ غطفان کی سرحد پر پہنچ گئے ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس جگہ یہ الفاظ بیان ہوئے ہیں کہ جب حضرت سَلَمہ بن اَکْوَعؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کا دوبارہ پیچھا کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یَا ابْنَ الْأَکْوَعِ مَلَکْتَ فَأَسْجِحْ۔ اے ابن اَکْوَع! تم نے جب غلبہ پا لیا ہے تو پھر جانے دو اور درگزر سے کام لو۔ اب پیچھے جانے کا ان کو قتل کرنے کا کیا فائدہ؟ تو یہ جو اسوہ ہے اس میں ایک تو یہ ہے کہ یہ اکیلے جنگ کرتے رہے حضرت مُحْرِزؓ آئے تو ان پہ انہوں نے چھپ کے حملہ کیا یا ان کو کسی طرح شہید کر دیا۔ پہلی دفعہ تو ان کے گھوڑے کو پکڑ کے انہوں نے پلٹا دیا اور بچ گئے لیکن پھر حملہ ہوا اور وہ شہید ہو گئے۔ ایک تو یہ حضرت مُحْرِزؓ کی شہادت کا واقعہ ہے۔ دوسرا ان کی بہادری بھی ہے اور ان کو جنگ کے طریقے کا بھی پتا ہے۔ اَکْوَعؓ نے ان لٹیروں سے سب مال چھینا اور پھر اہم بات یہ کہ جب مال واپس لے لیا اور پھر بھی کہا کہ میں ان کا پیچھا کر کے ان سب کو قتل کر دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو جانے دو۔ جب مال واپس آ گیا ہے تو چھوڑو۔ تو یہ اسوہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیونکہ آپؐ کو قتل و غارت سے غرض نہیں تھی۔ یہ مقصد نہیں تھا۔ لٹیروں سے اور حملہ آوروں سے جب آپؐ نے واپس مال لے لیا اور سب لوگ چھوڑ کر فرار ہو گئے، ان میں سے کچھ زخمی بھی ہو گئے تو آپؐ نے بھی پھر وہاں کسی قسم کی جنگ اور قتل و غارت گری نہیں کی۔

بہرحال یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ان سے یہ باتیں کر رہے تھے کہ ان کو چھوڑو۔ وہ چلے گئے ہیں تو اب جانے دو۔ اس دوران میں بنی غطفان کا ایک شخص آیا اس نے کہا کہ فلاں شخص نے ان کے لیے اونٹ ذبح کیا ہے۔ جب وہ ان کی جلد اتار رہے تھے تو انہوں نے ایک غبار دیکھا۔ انہوں نے کہا وہ لوگ آ گئے۔ وہ وہاں سے بھی بھاگ گئے۔ جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ہمارے بہترین شاہ سوار ابوقتادہؓ ہیں اور پیادوں میں بہترین پیادہ یعنی پیدل چلنے والوں میں، جنگ کرنے والوں میں سَلَمہؓ ہیں۔ سَلَمہؓ نے ان لوگوں کو مشکل میں ڈال دیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو حصّے دیے ایک سوار کا اور ایک پیدل کا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ لوٹتے ہوئے مجھے عَضْبَاء اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ تو کہتے ہیں کہ جب ہم جا رہے تھے تو انصار کے ایک شخص نے جس سے دوڑ میں کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا تھا اس نے کہنا شروع کر دیا کہ کوئی مدینہ تک دوڑ لگانے والا ہے۔ اب جنگوں اور دشمنوں کے تنگ کرنے کے باوجود صحابہؓ اپنی تفریح کے سامان بھی کرتے رہتے تھے۔ ایک دوسرے کو ہلکے پھلکے چیلنج بھی دیتے تھے تا کہ وقت بھی گزر جائے اور دشمنوں کا جو مستقل ذہنی دباؤ بھی جو ہے وہ بھی کچھ کم ہو۔ بہرحال انہوں نے کہا کہ کوئی ہے جو مجھ سے دوڑ لگائے؟ کیا کوئی دوڑنے والا ہے؟ کہتے ہیں انہوں نے کئی دفعہ یہ بار بار دہرایا تو میں نے جب یہ بات سنی تو میں نے دوسرے صحابی کو چھیڑ کے کہا اسے کہ تم کسی معزّز کی عزت نہیں کرتے؟ کسی بزرگ سے نہیں ڈرتے؟ اس نے کہا نہیں سوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ مجھے کسی کا خوف نہیں تو میں نے کہا یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ مجھے اس آدمی سے دوڑ لگانے دیں۔ آپؐ نے فرمایا ٹھیک ہے اگر تم چاہتے ہو تو لگاؤ۔ میں نے اس شخص سے کہا کہ چلو۔ پھر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے پاؤں موڑے اور چھلانگ ماری اور دوڑ پڑا اور میں ایک یا دو گھاٹیاں اسکے

## حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

## حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

پیچھے دوڑا پھر میں اپنی طاقت بچا رہا تھا پھر میں آہستگی سے اس کے پیچھے دوڑا پھر میں تیز ہوا، اسے جا لیا۔ یہ دوڑ لگتی رہی۔ وہ مدینہ کا سب سے تیز دوڑنے والا شخص تھا۔ کہتے ہیں اَور تیز ہو کے میں نے اسے جا کے پکڑ لیا۔ میں نے اسے کندھے کے درمیان مکا مارا۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! تو پیچھے رہ گیا۔

ایک راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے انہوں نے کہا کہ میں مدینہ تک اس سے آگے رہا اور پھر ہم صرف تین راتیں ٹھہرے یہاں تک کہ اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے۔ (ماخوذ از صحیح مسلم جلد 9 صفحہ 228 تا 238 کتاب الجہاد والسیر ، بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرَدٍ وَغَيْرِهَا، حدیث 3358، نور فاؤنڈیشن 2008ء) (صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوہ ذات القرد حدیث 4194) وہاں ٹھہرے۔ پھر خیبر کی طرف چلے گئے۔

تاریخ طبری میں اس غزوہ کی بابت کچھ تفصیلات یوں درج ہیں۔ حضرت عاصِم بن عُمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ غزوۂ ذِی قَرَد میں دشمن کے پاس سب سے پہلا گھوڑا حضرت مُحرِز بن نَضلَہؓ کا پہنچا جو بنو اسد بن خُزَیمہ میں سے تھے۔ حضرت مُحرِز بن نَضلَہؓ کو اَخرَم بھی کہا جاتا تھا اسی طرح آپؓ کو قُمَیر بھی کہا جاتا تھا اور جب دشمن کی طرف سے لُوٹ مار اور خطرے کے لیے اجتماع کا اعلان ہوا تو حضرت محمود بن مَسلَمَہؓ کے گھوڑے نے جو اُن کے باغ میں بندھا ہوا تھا جب اَور گھوڑوں کی ہنہناہٹ کی آواز سنی تو اپنی جگہ اچھل کود کرنے لگا۔ یہ ایک عمدہ اور سدھایا ہوا گھوڑا تھا۔ تب بَنُو عَبدِ الاُشہَل کی عورتوں میں سے بعض عورتوں نے بندھے ہوئے گھوڑے کو اس طرح اچھلتے کودتے دیکھا تو حضرت مُحرِز بن نَضلَہؓ سے کہا اے قُمَیر! کیا آپؓ طاقت رکھتے ہیں کہ اپنے اس گھوڑے پر سوار ہوں اور یہ گھوڑا جیسا ہے وہ آپؓ اسے دیکھ ہی رہے ہیں۔ پھر آپؓ مسلمانوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملیں۔ آپؓ نے کہا ہاں! میں تیار ہوں۔ پھر عورتوں نے وہ گھوڑا آپؓ کو دیا۔ آپؓ، حضرت مُحرِزؓ، اس پر سوار ہو کر چل دیے۔ انہوں نے اس گھوڑے کی باگ ڈھیلی چھوڑ دی یہاں تک کہ آپؓ نے اس جماعت کو پا لیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہی تھی اور ان کے آگے آپؓ کھڑے ہو گئے۔ پھر حضرت مُحرِز بن نَضلَہؓ نے کہا اے تھوڑی سی جماعت! ٹھہرو۔ یہاں تک کہ دوسرے مہاجر اور انصار جو تمہارے پیچھے ہیں وہ بھی تم سے آملیں۔ راوی کہتے ہیں کہ دشمن کے ایک شخص نے آپؓ پر حملہ کیا اور آپؓ کو شہید کر دیا۔ پھر وہ گھوڑا بے قابو ہو کر بھاگا اور کوئی اس پر قابو نہ پا سکا یہاں تک کہ وہ بَنُو عَبدِ الاُشہَل کے محلے میں آ کر اُسی رسّی کے پاس ٹھہر گیا جس سے وہ بندھا ہوا تھا۔ پس مسلمانوں میں اس دن آپؓ کے علاوہ اور کوئی شہید نہیں ہوا تھا اور حضرت محمودؓ (طبقات ابن سعد کے مطابق ان صحابی کا نام حضرت محمد بن مسلمہؓ تھا۔ ان) کے گھوڑے کا نام ذُو اللِّمَّہ تھا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت مُحرِز بن نَضلَہؓ حضرت عُکَّاشہ بن مِحصَنؓ کے گھوڑے پر شہادت کے وقت سوار تھے۔ اس گھوڑے کو جَنَاح کہا جاتا تھا اور بعض جانور دشمن کے ہاتھ سے چھڑا لیے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام سے روانہ ہوئے اور غزوۂ ذی قَرَد کے پہاڑ پر پہنچ کر ٹھہرے اور وہیں اَور صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اور ایک رات وہاں مقیم رہے۔ سَلَمہ بن اَکوَعؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! اگر آپؐ سو آدمی میرے ساتھ بھیج دیں تو مَیں بقیہ جانور بھی دشمن سے چھڑا لاتا ہوں اور ان کی گردن جا دباتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں جاؤ گے؟ اس وقت تو وہ غطفان کی شراب پی رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو سَو سَو میں تقسیم کرتے ہوئے ان میں کھانے کے لیے اونٹ تقسیم کیے جنہیں صحابہ نے بطور کھانے کے استعمال کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لے آئے۔

(تاریخ الطبری، الجزء الثالث ''غَزْوَةُ ذِي قَرَدٍ'' صفحہ 115، 116 مکتبہ دار الفکر، الطبعۃ الثانیۃ 2002ء)
(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 70 مُحرِز بن نضلۃ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

اور ان لوگوں سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ ان کو چھوڑ دیا۔ ان لوگوں کو جانے دیا اور یہی حضرت مُحرِزؓ وہاں صرف ایک شہید ہوئے۔ ایک روایت کے مطابق گھڑ سواروں میں سب سے پہلے شہید تھے اور یہی پہلی روایت میں بھی ہے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سُوَیبِطُ بن سَعدؓ۔ آپؓ کو سُوَیبِطُ بن حَرمَلَہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپؓ کا نام سُوَیط بن حَرمَلَہ اور سَلِیط بن حَرمَلَہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ حضرت سُوَیبِطؓ کا تعلق قبیلہ بنو عبدِ دار سے تھا۔ ان کی والدہ کا نام ھُنَیدَہ تھا۔ آپؓ ابتدائی اسلام قبول کرنے والوں میں شامل تھے۔ اکثر سیرت نگاروں نے آپؓ کو مہاجرینِ حبشہ میں شامل کیا ہے۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الثانی صفحہ 354 ''سُوَیبِطُ بن حرملہ'' دار الفکر بیروت لبنان 2003ء) (الاصابہ فی تمییز الصحابہ الجزء السادس صفحہ 368 ''نُعَیمان بن عمروؓ'' دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء) (تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر جلد 12، جزء 24 صفحہ 117 ''ذکر من اسمہ سلیط'' دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

حضرت سُوَیبِطؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کے بعد آپؓ نے حضرت عبداللہ بن سَلَمہ عَجلَانِیؓ کے گھر قیام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سُوَیبِطؓ اور حضرت عَائِذ بن مَاعِصؓ کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا تھا۔ حضرت سُوَیبِطؓ نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں بھی شرکت کی۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 65 ''سُوَیبِطُ بن سَعد'' ومن عبد الدار بن قصی دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

حضرت ام سَلَمہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال قبل بُصرٰی، ملک شام کا ایک علاقہ اس کی طرف تجارت کے لیے گئے تھے۔ ان کے ساتھ نُعَیمانؓ اور سُوَیبِطُ بن حَرمَلَۃؓ نے بھی سفر کیا اور یہ دونوں جنگِ بدر میں بھی موجود تھے۔ نُعَیمانؓ زادِ راہ پر متعیّن تھے۔ سُوَیبِطؓ کی طبیعت میں ظرافت تھی۔ اس نے نُعَیمانؓ سے کہا کہ مجھے کھانا کھلاؤ۔ جو زادِ راہ تھا، سامان تھا اس کے نگران تھے۔ قافلے کا کھانے پینے کا انتظام ان کے سپرد تھا۔ انہوں نے ان سے کہا کھانا کھلاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب تک حضرت ابوبکرؓ نہیں آئیں گے میں کھانا نہیں دوں گا۔ انہوں نے کہا اگر تم مجھے کھانا نہیں دو گے تو میں تمہیں غصہ دلاؤں گا۔ یہ واقعہ پہلے بھی مَیں نے مختصر بیان کیا تھا۔ جب یہ جا رہے تھے تو اس دوران میں حضرت سُوَیبِطؓ ایک قوم کے پاس سے گزرے تو سُوَیبِطؓ نے ان سے کہا کیا تم مجھ سے میرا ایک غلام خریدو گے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ سُوَیبِطؓ نے اس قبیلے والوں کو کہا کہ وہ غلام بولنے والا ہے یاد رکھنا۔ اور یہی کہتا رہے گا کہ میں آزاد ہوں۔ جب تمہیں وہ یہ بات کہے تو تم اس کو چھوڑ کر میرے غلام کو میرے لیے خراب نہ کرنا۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ہم اسے تجھ سے خریدنا چاہتے ہیں۔ تو انہوں نے دس اونٹنیوں کے عوض اس غلام کو خرید لیا۔ پھر وہ لوگ حضرت نُعَیمانؓ کے پاس آئے اور ان کے گلے میں پگڑی یا رسّی ڈالی۔ نُعَیمانؓ بولے کہ یہ شخص تم سے مذاق کر رہا ہے۔ مَیں آزاد ہوں غلام نہیں ہوں۔ لیکن انہوں نے جواب دیا کہ اس نے تمہارے بارے میں پہلے ہی ہمیں بتا دیا تھا کہ تم یہی کہو گے اور وہ پکڑ کے لے گئے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے اور لوگوں نے اس کے متعلق آپؓ کو بتایا تو آپؓ ان لوگوں کے پیچھے گئے اور ان کو ان کی اونٹنیاں واپس دیں اور نُعَیمانؓ کو واپس لیا۔ واپس لے آئے اور کہا یہ آزاد ہے غلام نہیں ہے۔ انہوں نے مذاق کیا تھا۔ اس طرح کے مذاق بھی صحابہ میں چلتے تھے۔ بہرحال جب یہ لوگ واپس پہنچے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ کو بتایا تو راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ ایک سال تک اس سے حظ اٹھاتے رہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب المزاح حدیث نمبر 3719) (معجم البلدان جلد 1 صفحہ 522 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس بات پہ خوب ہنسے اور ایک سال تک لطیفہ مشہور رہا۔ بہرحال مندرجہ بالا واقعہ ایک فرق کے ساتھ بعض کتب میں اس طرح بھی ملتا ہے۔ لکھا ہے کہ فروخت کرنے والے حضرت سُوَیبِطؓ نہیں بلکہ حضرت نُعَیمانؓ تھے۔

صحابہ کے اس ذکر کے بعد میں جو بات مختصراً کہنا چاہتا ہوں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام کے بارے میں ہے کہ ''وَسِّعْ مَكَانَكَ''۔ یہ الہام آپؑ کو مختلف وقتوں میں ہوا۔ شروع میں اس وقت اللہ تعالیٰ نے ''وَسِّعْ مَكَانَكَ'' کا الہام فرمایا جب آپؑ فرماتے ہیں کہ اس وقت شاید دو یا تین لوگ میری مجلس میں آیا کرتے تھے اور کوئی مجھے جانتا نہیں تھا۔ (ماخوذ از سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 73)

پھر مختلف وقتوں میں دوسرے الہامات کے ساتھ بھی ''وَسِّعْ مَكَانَكَ'' کا الہام ہوتا رہا یعنی اپنی مکانیت کو وسیع کرو اور اس کے ساتھ جو دوسرے الہامات ہیں ان میں خوش خبریوں اور مختلف رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ہونے کا بھی ذکر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جب اپنے انبیاء کو الہاماً کوئی حکم دیتا ہے کہ یہ کرو تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی تائیدات اور نصرت بھی فرمائے گا اور وسائل کے سامان بھی پیدا فرمائے گا اور پھر اس طرح یہ تکمیل کو پہنچے گا اور یہی ہمارا تجربہ ہے۔ جماعت کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ کس شان سے اللہ تعالیٰ نے اس الہام کو پورا کیا اور ابھی بھی پورا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادنیٰ غلام ہیں ہمیں بھی اس الہام کے متعلق مختلف وقتوں میں پورا ہونے کے نظارے دکھاتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر الہام اور اللہ تعالیٰ کا آپ کو کسی بھی معاملے میں حکم دینا یا پیشگوئی کے رنگ میں بتانا اصل میں تو آپؑ کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین یعنی اسلام کی اشاعت اور ترقی کے ہونے کی خوش خبری ہے اور پھر آپؑ کے بعد سلسلۂ خلافت کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کی خوش خبری ہے۔ پس ہر قدم جو ہمارا آگے بڑھتا ہے یا جو ترقی ہم دیکھتے ہیں وہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے اس منصوبے کا حصّہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے لیے بنایا ہوا ہے۔

اس تمہید کے بعد میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کی طرف آتا ہوں یعنی ''وَسِّعْ مَكَانَكَ'' خلافت کے یہاں یوکے میں ہجرت کے بعد برطانیہ میں بھی، یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی، افریقہ اور دنیا کے


**حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے
(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)



**حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تاکہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں
(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

دوسرے ممالک میں بھی جماعت کے پھیلاؤ کے ساتھ مکانیت وسیع ہوتی چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جگہیں مہیا کرتا چلا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جب یہاں ہجرت کر کے آئے تھے تو فوری طور پر اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر اپنی وسعت کا ایک نظارہ دکھایا اور اسلام آباد میں 25/ ایکڑ زمین جماعت کو خریدنے کی توفیق ملی اور اس کے بعد مزید اس میں چھ ایکڑ بھی شامل ہوگئی جہاں جلسہ بھی ہوتا رہا اور کچھ رہائش بھی جماعتی کارکنوں کیلئے، واقفینِ زندگی کے لیے میسر تھی۔ ایک بنگلہ بھی جو خلیفۃ المسیح کی رہائش کیلئے تھا۔ کچھ دفاتر بھی تھے۔ ایک بیرک نما جو جگہ تھی اس میں مسجد بھی بنائی گئی تھی اور مجھے یاد ہے جب ایک دفعہ یہاں آیا 1985ء میں تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے خاص طور پر فرمایا تھا کہ بڑی اچھی جگہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مرکز کیلئے بھی مہیا کردی ہے۔ کم و بیش یہی الفاظ تھے مگر معیّن نہیں۔ اور مجھے یقین ہے اور بعض دوسرے شواہد بھی ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہاں باقاعدہ مرکز بنانے کا ارادہ تھا۔ بہر حال ہر کام کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقرر فرمایا ہوا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ اسلام آباد میں نئی تعمیر ہوئی ہے۔ کچھ دفاتر بہتر سہولتوں کے ساتھ بنائے گئے ہیں۔ باقاعدہ مسجد بنائی گئی ہے۔ خلیفۂ وقت کی رہائش بنائی گئی ہے اور واقفینِ زندگی اور کارکنوں کیلئے گھر بھی تعمیر ہوئے ہیں اور اَور بھی تعمیر ہوں گے۔

لندن میں دفاتر عارضی طور پر گھروں کو دفتر میں تبدیل کر کے استعمال ہو رہے تھے اور بڑے تنگ کمروں میں مشکل سے گزارا ہو رہا تھا۔ کام کی وسعت کی وجہ سے جگہ کی شدید کمی ہو چکی تھی۔ اس کے علاوہ کونسل کو بھی اعتراض رہتا تھا کہ یہ گھر رہائش کے مقصد کے لیے بنائے گئے ہیں تم نے دفتر بنائے ہوئے ہیں یہاں سے دفتر ختم کرو۔ عموماً وقتاً فوقتاً یہ شور اٹھتا رہتا تھا۔ اب اس نئی تعمیر سے تین چار دفاتر جو یہاں گھروں میں تھے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ اسلام آباد منتقل ہو جائیں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اسلام آباد منصوبے کے ساتھ ہی فارنہم (Farnham) میں ایک بڑی دو منزلہ عمارت بھی جماعت کو مہیا فرما دی جس میں پریس بھی کام کر رہا ہے۔ یہ عمارت دو تین میل کے فاصلے پہ ہے اور کچھ دفاتر بھی ہیں۔ پھر خدام الاحمدیہ کو بھی یہاں ایک بڑی عمارت خریدنے کی توفیق مل گئی۔ اس سے پہلے قریب ہی جلسہ گاہ کے لیے 200/ سے زائد ایکڑ کی جگہ ''حدیقۃ المہدی'' خریدنے کی بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دے دی۔ پھر جامعہ جو لندن میں تھا یہاں سے منتقل ہو گیا اور غیر معمولی طور پر کم قیمت پر موجودہ جگہ جامعہ کی اللہ تعالیٰ نے بہتر ماحول اور سہولتوں کے ساتھ عطا فرما دی۔ تقریباً تیس ایکڑ اس کی زمین بھی ہے اور یہ سب جگہیں اسلام آباد سے دس سے بیس منٹ کے فاصلے پر ہیں۔ اسلام آباد کے موجودہ منصوبے کے ساتھ ان تمام جگہوں کے خریدنے کی پلاننگ کوئی پہلے نہیں کی گئی تھی بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا منصوبہ تھا کہ یہ تمام جگہیں ایک علاقے میں قریب قریب اکٹھی ہوتی گئیں اور اللہ تعالیٰ نے مرکز کے ساتھ ساتھ ہی دوسری چیزیں بھی مہیا فرما دیں۔ جامعہ بھی قریب ہونا ضروری ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام جگہوں کا، ان تمام چیزوں کا ایک علاقے میں اکٹھا ہونا ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ خلیفہ وقت کی رہائش گاہ اور دفاتر وغیرہ بھی وہاں بن گئے ہیں۔ بڑی مسجد بھی بن گئی ہے۔ اس لیے اب میں بھی لندن سے ان شاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں اسلام آباد منتقل ہو جاؤں گا۔ وہاں منتقلی کے بعد ہر لحاظ سے وہاں کی رہائش بھی بابرکت ہونے کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ فضل فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام آباد سے اسلام کی تبلیغ کے کام کو پہلے سے زیادہ وسعت عطا فرمائے اور ''وَسِّعْ مَکَانَکَ'' صرف مکانیت کی وسعت کا ذریعہ ہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کی تکمیل میں وسعت کا ذریعہ بھی بنے۔ یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ مسجد فضل کے جو ہمسائے تھے ان ہمسایوں کو مسجد آنے والے احمدیوں کی وجہ سے ٹریفک اور پارکنگ کی وجہ سے ہمیشہ تنگی اور شکوہ رہا ہے۔ اس لیے نئی جگہ ہمسایوں کو اور علاقے کے لوگوں کو نمازوں کے لیے اور ویسے بھی جو اسلام آباد آنے والے ہیں ان کی وجہ سے کسی قسم کا شکوہ نہ ہو۔ انہیں اس کا موقع نہ دیں۔ اردگرد کے جو لوگ ہیں وہ آئیں گے تو ٹریفک کی پابندی اور احتیاط کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔

جہاں تک جمعہ کا سوال ہے عموماً جمعہ یہیں بیت الفتوح میں ان شاء اللہ تعالیٰ آ کے پڑھایا کروں گا۔ امیر صاحب کو میں نے کہا ہے۔ وہ باقاعدہ ایک منصوبہ بندی کر کے جماعتوں کو بھی بتائیں گے کہ جن لوگوں نے یا جماعتوں نے اسلام آباد میں جمعہ پڑھنا ہوگا یا جو وہاں پڑھنا چاہتے ہیں وہ کون لوگ ہوں گے۔ وہاں کی اردگرد کی جماعتیں ہوں گی۔ اگر ان میں سے جو بھی وہاں جا کے پڑھنا چاہیں وہ پڑھ سکتے ہیں۔ کس کس علاقے کے لوگ ہوں گے؟ کس طرح تقسیم ہوگی؟ اسلام آباد کے بیس میل کے علاقے کے اردگرد کے لوگ جو ہیں وہ تو وہیں جمع ہو سکتے ہیں۔ وہاں جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔ بہر حال جو تفصیل ہے وہ جماعتوں کو امیر صاحب کی طرف سے متعلقہ صدران کو مل جائے گی۔ بیس میل سے باہر جن لوگوں نے وہاں جمعہ پڑھنا ہے ان کے بارے میں بھی پتہ لگ جائے گا کہ کون کون سی جماعتیں ہیں یا کس طرح ان کی ترتیب دی جائے گی۔ بہر حال دوبارہ میں یہی کہتا ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس منصوبے کو اور وہاں منتقل ہونے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

......☆......☆......☆......

## کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

## داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دُنیا کے کونوں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی مواقع پر احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس مقدس دینی ادارہ سے تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔ لہٰذا وہ طلباء جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم برائے جامعہ احمدیہ پُر کر کے مورخہ 30/ جون تک دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) میں بھجوائیں۔ جامعہ احمدیہ کیلئے داخلہ ٹیسٹ مورخہ 15 جولائی 2019 کو لیا جائے گا۔

- داخلہ کیلئے درج ذیل شرائط ہیں:

(1) میٹرک پاس طالب علم کیلئے عمر کی حد 17 سال اور 2+ پاس طالب علم کیلئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جا سکتی ہے۔

(2) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت طلباء کا انٹرویو اور تحریری ٹیسٹ لے گی اور جامعہ احمدیہ کیلئے Select کرے گی۔ تحریری ٹیسٹ میں قرآن مجید، اسلام، احمدیت، دینی معلومات، اُردو، انگریزی اور جنرل نالج سے متعلق سوالات ہونگے۔

(3) تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلباء کا نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل ٹیسٹ ہوگا۔ تحریری ٹیسٹ، انٹرویو اور میڈیکل ٹیسٹ میں پاس ہونے والے طلباء کو سیدنا حضور انور کی منظوری سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ دیا جائے گا۔

(4) گریجویٹ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی ترجیح دی جائے گی۔

ضلعی امراء کرام، امراء جماعت، صدور صاحبان، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ ذہین اور قابل اور خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلباء کا انتخاب کر کے اُنہیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تیاری کروائیں اور جلد سے جلد ایسے طلباء کے داخلہ فارم پُر کروا کر دفتر وقف نو بھارت میں بھجوائیں۔

داخلہ فارم بذریعہ Mail منگوانے کیلئے ایڈریس: waqfenau@qadian.in

INCHARGE WAQF-E-NAU DEPARTMENT
OFFICE WAQF-E-NAU INDIA (NAZARAT TALEEM)
M.T.A BUILDING, CIVIL LINE,QADIAN
DISTRICT: GURDASPUR, PUNJAB(INDIA)PIN:143516
CONTACT: 01872-500975,9988991775

(ناظر تعلیم و صدر نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

## قادیان دارالامان میں سالانہ اجتماعات کے انعقاد کی تاریخ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات (مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ) کے ملکی سالانہ اجتماعات کیلئے 18، 19، 20/ اکتوبر 2019ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

ذیلی تنظیموں کے ممبران و ممبرات قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ (ادارہ)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ

## حضرت عُمارہ بن حَزم اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز اور دلنشین تذکرہ

### خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28 ستمبر 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

**سوال** سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عُمارہ بن حَزم کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

**جواب** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت عُمارہ ؓ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ ان کے بھائی حضرت عَمرو بن حَزم اور حضرت مُعمر بن حَزم بھی صحابی تھے۔ غزوۂ بدر سمیت دیگر تمام غزوات میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ شامل ہوئے۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد جو مرتدین کا فتنہ اٹھا ان کے خلاف بھی حضرت خالدؓ بن ولید کے ساتھ مل کر جنگ کی۔ جنگِ یمامہ میں ان کی شہادت ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام خالدہ بنت انس تھا۔

**سوال** حضرت عبداللہ بن سَہل کو جب سانپ نے کاٹ لیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دَم کرانے کیلئے کن کے پاس بھیجا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن سَہل کو سانپ نے کاٹ لیا تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں حضرت عمارہ بن حزم کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ دم کریں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو مرنے کے قریب ہیں۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ تم عمارہ کے پاس لے جاؤ وہ دم کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

**سوال** مسجد نبوی میں مسلمانوں کی باتوں کا تمسخر کرنے والے منافقین کے متعلق آنحضور ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: ایک دن منافقین میں سے کچھ لوگ مسجد نبوی میں جمع ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آپس میں سرگوشیاں کرتے دیکھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق حکم دیا کہ ان کو مسجد سے نکال دو۔ پس وہ مسجد سے نکال دیئے گئے۔ حضرت ابو ایوب اور حضرت عمارہ بن حزم نے انہیں مسجد نبوی سے باہر نکال دیا۔ اور ان سے کہا کہ آئندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے قریب نہ آنا۔

**سوال** غزوہ تبوک پر جاتے وقت جب آنحضور ﷺ کی اونٹنی گم ہوگئی تو اس وقت کیا ایمان افروز واقعہ پیش آیا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: غزوۂ تبوک پر جاتے ہوئے آپؐ کی اونٹنی قصویٰ گم ہوگئی۔ صحابہؓ اسے ڈھونڈھنے نکلے۔ حضرت عمارہ بن حزم کے ہودج میں زید بن صلت تھا جو یہودی سے مسلمان ہوا تھا۔ وہ بڑا معصوم بن کے پوچھنے لگا کہ کیا محمدؐ یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ وہ نبی ہیں اور وہ تمہیں آسمان کی خبروں سے آگاہ کرتے ہیں جبکہ وہ خود نہیں جانتے کہ ان کی اونٹنی کہاں گئی ہے۔ یہ بات آپؐ تک بھی پہنچی۔ آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا ماسوائے اس کے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھے علم دیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دے دی ہے کہ وہ فلاں فلاں گھاٹی میں ہے۔ صحابہ گئے اور اسے لے آئے۔

**سوال** زید بن صلت کی منافقت پر حضرت عمارہ نے زید سے کیا سلوک کیا؟

**جواب** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت عمارہ نے زید کو گردن سے دبوچ لیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میرے ہودج میں ایک سانپ تھا اور میں اس کو اپنے ہودج سے باہر نکالنے سے بے خبر تھا اور زید کو مخاطب کر کے کہا کہ آئندہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں۔

**سوال** وہ چار باتیں کون سی ہیں جن پر عمل کرنے سے انسان مسلمانوں میں سے ہو جاتا ہے؟

**جواب** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ چار باتیں ایسی ہیں کہ جس نے ان پر عمل کیا وہ مسلمانوں میں سے ہو گیا اور جس نے ان میں سے ایک بھی چھوڑی تو باقی تین اسے کچھ فائدہ نہیں دیں گی۔ حضرت زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمارہ سے پوچھا کہ وہ چار باتیں کون سی ہیں تو انہوں نے بتایا کہ وہ نماز ہے، زکوٰۃ ہے، روزہ ہے اور حج ہے۔

**سوال** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود کے کیا ذاتی کوائف بیان فرمائے؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود کی کنیت عبدالرحمٰن ہے۔ ان کا تعلق بنو ھُذَیل قبیلہ سے تھا۔ والدہ کا نام اُمِّ عبد اور والد کا نام مسعود بن غافل تھا۔ ان کی وفات 32 ہجری میں ہوئی۔ آپ آنحضرت ﷺ کے دارارقم میں داخل ہونے سے قبل ہی ایمان لے آئے تھے۔

**سوال** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود کے اسلام قبول کرنے کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں عقبہ بن ابی مُعیط کی بکریاں چرا رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکر تشریف لائے۔ آپؐ نے مجھ سے دودھ مانگا۔ میں نے عرض کیا دودھ تو ہے میں مگر میں امین ہوں دے نہیں سکتا۔ آپؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسی بکری لے آؤ جو دودھ نہ دیتی ہو۔ کہتے ہیں مَیں ایک جوان بکری آپ کے پاس لے گیا۔ آپؐ نے اس کے تھن پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا اور دعا کی یہاں تک کہ اس کا دودھ اتر آیا۔ حضرت ابو بکر ایک برتن لے آئے اور حضورؐ نے اس برتن میں اس کا دودھ دوہا اور حضرت ابو بکرؓ اور آپؐ نے پیا۔ پھر آپ نے تھنوں پہ اپنا ہاتھ پھیرا اور کہا کہ سکڑ جاؤ تو وہ سکڑ گئے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے بھی اس کلام میں سے کچھ سکھا دیں جو آپ نے پڑھا ہے۔ اس پر آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم سیکھے سکھائے نوجوان ہو۔

**سوال** حضور انور نے حضرت عبداللہ بن مسعود کے دینی علم کی فضیلت کے متعلق کیا روایت بیان کی؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ لوگ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں سے کتاب اللہ کا خوب عالم ہوں۔ قرآن مجید میں کوئی سورۃ یا آیت نہیں مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کب اتری اور کہاں اتری۔ آنحضورؐ نے جن چار صحابہ سے قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے کی نصیحت فرمائی ان میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا نام سرفہرست ہے۔

**سوال** وہ چار صحابہ کون تھے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم سیکھنے کی تلقین فرمائی؟

**جواب** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم پڑھانے والے استادوں کی ایک جماعت مقرر فرمائی جو سارا قرآن آپؐ سے حفظ کر کے آگے لوگوں کو پڑھاتے تھے۔ چار بڑے استادوں کے نام یہ ہیں: عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابی حذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب۔

**سوال** حضور انور نے حضرت عبداللہ بن مسعود کے مکہ میں علی الاعلان قرآن کریم پڑھنے کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: ایک دن صحابہ آپس میں کہہ رہے تھے کہ قریش نے قرآن کی بلند آواز تلاوت کبھی نہیں سنی۔ کیا کوئی شخص ان کو سنا سکتا ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ مَیں سنا سکتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں کفار تمہیں تکلیف نہ پہنچائیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کہنے لگے کہ اسکی فکر نہ کرو مجھے اللہ بچائے گا۔ عجیب جوش تھا ان صحابہ میں۔ دوسرے دن آپ نے مقام ابراہیم پہنچ کر بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دی۔ قریش آپ کے اس عمل سے حیران ہوئے اور آپ کے منہ پر مارنا شروع کر دیا مگر آپ پڑھتے رہے اور جتنا پڑھنے کا ارادہ کیا تھا پڑھا۔

**سوال** حضرت عبداللہ بن مسعود کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کن کن خدمات کی توفیق ملی؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود کے اسلام قبول کرنے کے بعد آنحضور ﷺ نے انہیں اپنے پاس رکھ لیا۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ نبی کریمؐ نے آپ سے فرما دیا تھا کہ جب تم میری آواز سن لیا کرو اور گھر میں پردہ نہ پڑا ہو تو بلا اجازت اندر آ جایا کرو۔ آپ آنحضورؐ کا ہر کام کرتے تھے۔ آپ کو جوتی پہناتے۔ جب آنحضورؐ غسل فرماتے تو آپ پردہ لے کر کھڑے رہتے۔ آپ کا بستر بچھاتے۔ جب آپ سوتے تو آپ کو بیدار کرتے تھے۔ آپ کے ہمراہ سفر میں مسلح ہو کر جاتے تھے۔ آپ کی مسواک اور نعلین وغیرہ رکھتے۔ وضو کرواتے تھے۔

**سوال** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ کرامؓ میں کن القاب سے مشہور تھے؟

**جواب** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صحابہ میں آپ صاحب السواک کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ کو صاحب الوساد اور صاحب النعلین بھی کہا جاتا ہے۔

**سوال** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود دونوں ہجرتوں میں شامل تھے ہجرت حبشہ میں بھی اور ہجرت مدینہ میں بھی۔ غزوۂ بدر، احد، خندق اور بیعت رضوان وغیرہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جنگ یرموک میں بھی شامل ہوئے۔ آپ ان صحابہ میں بھی شامل تھے جنہیں حضورؐ نے ان کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دی تھی۔

**سوال** حضرت عبداللہ بن مسعود نے کس طرح ابو جہل کی آخری خواہش کو بھی ناکام بنا دیا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: غزوۂ بدر کے اختتام پر عبداللہ بن مسعود نے دیکھا کہ ابو جہل جنگ کے میدان میں شدید زخمی ہے اور جان کنی کی حالت میں پڑا ہے۔ میں اس کے پاس گیا اور میں نے کہا سناؤ کیا حال ہے؟ اس نے کہا مجھے اپنی موت کا کوئی غم نہیں۔ مجھے تو یہ غم ہے کہ مدینہ کے دو انصاری لڑکوں کے ہاتھوں سے مَیں مارا گیا۔ تم صرف اتنا احسان کرو کہ تلوار سے میری گردن کاٹ دو تا کہ میری یہ تکلیف ختم ہو جائے۔ مگر دیکھنا میری گردن ذرا لمبی کاٹنا کیونکہ جرنیلوں کی گردن ہمیشہ لمبی کاٹی جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ میں تیری اس آخری حسرت کو بھی کبھی پورا نہیں ہونے دوں گا اور ٹھوڑی کے قریب سے تیری گردن کاٹوں گا۔ چنانچہ انہوں نے ٹھوڑی کے قریب تلوار رکھ کر اس کا سرتن سے جدا کر دیا۔

**سوال** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسا تعلق تھا؟

**جواب** آنحضرت ﷺ آپ سے قرآن کریم سننا پسند فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا جس شخص کی خوشی اس بات میں ہو کہ وہ قرآن کریم کو اس طرح تازگی سے پڑھے جس طرح وہ نازل کیا گیا تو اسے عبداللہ بن مسعود سے قرآن شریف پڑھنا چاہئے۔ ہجرت مدینہ کے بعد آنحضور ﷺ نے آپ کو مسجد نبوی کے پاس اپنے قرب میں جگہ دی۔ ان کا سنت رسولؐ پر عمل کرنے کے شوق و جذبہ کا یہ عالم تھا کہ حضرت حذیفہ بیان فرماتے تھے کہ میرے علم کے مطابق چال ڈھال، گفتگو اور اخلاق و اطوار کے لحاظ سے عبداللہ بن مسعود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ نبی کریم فرماتے تھے کہ مجھے اپنی امّت کیلئے وہی باتیں پسند ہیں جو عبداللہ بن مسعود کو مرغوب ہیں۔

**سوال** حضرت عمرؓ کے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا کیا مقام تھا؟

**جواب** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت عمر سے ایک شخص نے کہا کہ اے امیر المومنین! مَیں کوفہ سے آیا ہوں۔ وہاں ایک شخص بِنا دیکھے قرآن کی آیات کی املاء کرتا ہے۔ اس پر آپؓ نے غصہ کی حالت میں کہا کہ تیرا برا ہو، کون ہے وہ شخص؟ اس نے ڈرتے ڈرتے کہا کہ عبداللہ بن مسعود۔ یہ سن کر حضرت عمر کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور فرمانے لگے کہ میں اس کام کا عبداللہ بن مسعود سے زیادہ کسی اور کو حقدار نہیں سمجھتا۔

**سوال** آنحضرت ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو بیماریوں سے شفا کے لیے کیا دعا سکھائی تھی؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: وہ دعا یہ ہے کہ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ اے لوگوں کے پروردگار میری تکلیف کو دور فرما تو شفا دے صرف تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا کارگر نہیں۔ ایسی شفا جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Mob: 9647960851
9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk
Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road
Po.Bartala, Kolkata-18

طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

بقیہ خطبہ عید الفطر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2018 از صفحہ نمبر 2

نُطۡعِمُكُمۡ لِوَجۡهِ اللّٰهِ لَا نُرِيۡدُ مِنۡكُمۡ جَزَآءً وَّلَا شُكُوۡرًا ۔(الدھر:9 تا 10)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا تشریحی ترجمہ اس طرح فرمایا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ’’حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ خصلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کیلئے وہ کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تم پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ یہ کام صرف اس بات کیلئے کرتے ہیں کہ خدا ہم سے راضی ہو اور اس کے منہ کیلئے یہ خدمت ہے۔ ہم تم سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکر کرتے پھرو۔‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 357)

آپ نے اس بات کو بھی واضح فرمایا کہ پسندیدہ چیز کو خرچ کرنا نیکی ہے۔ بیکار اور نکمی چیز کا خرچ کرنے سے کوئی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ پس اپنی پسندیدہ چیز کو دینا، اپنے آپ کو تھوڑی سی تکلیف میں ڈال کر دوسرے کا خیال رکھنا یہ اصل نیکی ہے۔ پس قربانی کر کے غریبوں کا خیال رکھنا اور ان کی ضرورتیں پوری کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے، اس کے منہ کے صدقے، یہ بات پھر اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے اور یہ عبادت بن جاتی ہے۔ یہ خدمت خلق جو ہے یہ عبادت بھی بن گئی اس طرح اگر اللہ کی خاطر کی جائے۔ لوگوں کو رمضان میں اپنی اپنی توفیق کے مطابق صدقات اور مدد کرنے کا خیال آتا ہے۔ یہ خیال سارا سال رہنا چاہئے صرف وقتی نہ ہو اور جب سارا سال یہ سوچ ہو اور غریبوں کا خیال اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو تو پھر ہر روز عید کا دن بن کر خوشی پہنچاتا ہے۔ دنیادار، دنیاوی حکومتیں، تنظیمیں جب اپنے منصوبے پر غریب ملکوں میں اپنے زعم میں، اپنے خیال میں ان کی مدد کیلئے اور ان کی بھوک مٹانے کیلئے کرتی ہیں تو جو لوگ خرچ کرتے ہیں اس کا تقریباً ستر یا اسی فیصد واپس اپنے اخراجات کیلئے لے لیتے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے منہ کو وہ یہ کام نہیں کر رہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کام نہیں کر رہے۔ ان کے کام ان لوگوں کو اپنے زیر احسان رکھنے کیلئے ہوتے ہیں۔ پس یہ مومنوں کا ہی کام ہے کہ عبادت کے رنگ میں اسے بجالاتے ہیں اور خوشیوں کے دن انہیں اس وقت حقیقی خوشی مہیا ہوتی ہے جب وہ دوسروں کا خیال رکھ رہے ہوں۔ جماعت کے نظام کے تحت غریب ملکوں میں یتیموں کے اخراجات، انہیں کھانا، کپڑا، تعلیم مہیا کرنے کا انتظام ہے۔ اچھے حالات میں رہنے والوں کو ان کا خیال رکھنا چاہئے اور ہر خوشی کے موقع پر غریبوں کا بھی حصہ نکالنا چاہئے۔

پھر مریضوں کا مفت علاج ہے اس پر جماعت خرچ کرتی ہے۔ پانی اور خوراک ضرورت مندوں کو مہیا کرنے کیلئے جماعت کا انتظام ہے۔ غریب طالب علموں کے اخراجات کیلئے انتظام ہے۔ پس اس کیلئے جہاں اپنے طور پر لوگ خرچ کرتے ہیں، ضرورت مندوں کو دیتے ہیں وہاں جماعتی نظام کے تحت بھی جو امداد طلباء یا امداد مریضان یا یتامیٰ فنڈ وغیرہ ہیں ان میں اپنی توفیق کے مطابق کچھ نہ کچھ ضرور دینا چاہئے۔ اسی طرح بعض ذیلی تنظیمیں کہہ لیں یا ذیلی طور پر جماعت کے تحت نظام چل رہا ہے، ایسوسی ایشنز ہیں، جن میں IAAAE کے نام سے انجینئرز ایسوسی ایشن ہے، یہ پانی وغیرہ مہیا کرتی ہیں۔ افریقہ کے بہت سے ملکوں میں انہوں نے نلکے لگائے، سولر پمپ وغیرہ لگائے، ہینڈ پمپ لگائے۔ جب گندہ پانی پینے والوں کو صاف پینے کا پانی ملتا ہے اور انکے گھروں کے سامنے ملتا ہے تو ان کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے۔ ہم میں سے بہت سے ہیں اپنے بچوں کو کوئی پسند کا کپڑا یا کھلونا لے کر دیتے ہیں تو جو خوشی ان بچوں کے چہروں پر ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ خوشی میں نے ان دور دراز رہنے والے غریب بچوں کے چہروں پر دیکھی ہے جنہیں اپنے گھر کے دروازے کے قریب پینے کا صاف پانی مل گیا۔

اسی طرح ہیومینٹی فرسٹ بھی مختلف قسم کے خدمت خلق کے کام کر رہی ہے جن میں خوراک، پانی، تعلیم، علاج اور دوسرے کام یا زلزلوں اور طوفانوں وغیرہ میں ہنگامی کام کرنا شامل ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ میں بھی جماعت کے افراد ایک جذبے سے کام کرتے ہیں اور وہی کام جو دوسری تنظیمیں لاکھوں خرچ کر کے کرتی ہیں یہ ہزاروں میں کر دیتے ہیں۔ ہمارے والنٹیئرز وہاں جاتے ہیں۔ پس جماعت کا ایک حصہ مالی لحاظ سے بھی اور افرادی قوت کے لحاظ سے بھی رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کر کے یہ کام کرتا ہے۔ دوسروں کو بھی چاہئے، بہت سے ایسے ہیں جو اس کار خیر میں حصہ نہیں لیتے ان کو بھی چاہئے کہ جیسا کہ میں نے کہا اپنی خوشی کے موقع پر نیک کاموں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے حصہ لیں اور حقیقت میں اس سے جو خوشی آپ کو اس کی عادت پڑ جانے کے بعد ہوگی وہ ان عارضی خوشیوں سے کہیں زیادہ ہوگی۔ اسی طرح اپنے بچوں میں بھی یہ عادت ڈالیں کہ جو اُن کے بڑے انہیں عید کے روز عیدی دیتے ہیں اس میں سے کچھ نہ کچھ دنیا کے غریب بچوں کے لئے بھی دیں۔ یہ ابھی سے بچوں کو عادت ڈالیں گے تو یہ عادت مستقبل میں ان کو جہاں خدمت خلق اور خرچ کرنے والا بنائے گی، لوگوں سے ہمدردی کرنے والا بنائے گی وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل کا حامل بناتے ہوئے ان کی زندگی کی مشکلات میں ان مشکلات سے بچانے والا بھی بنائے گی۔ نیکیوں پر قائم رہنے والے ہوں گے۔ پس یہ جاگ اگلی نسلوں میں بھی لگتی چلی جانی چاہئے اور یہی عید کی حقیقی خوشیاں ہیں۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ حقوق العباد اور ایک دوسرے کے لئے نیک جذبات رکھنا کس قدر ضروری ہے چنانچہ ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’شریعت کے دو ہی بڑے حصّے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ، دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت، توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔‘‘ یہ تو حق اللہ ہو گیا کہ اس کی عبادت کی جائے، اللہ تعالیٰ سے محبت کی جائے، اس کی توحید کا اقرار کیا جائے اور نہ صرف اقرار کیا جائے بلکہ ہمارے ہر عمل سے اس کی توحید کا اظہار ہو رہا ہو اور اس کی ذات میں جتنی صفات ہیں یہ یقین رکھا جائے کہ کوئی اس کا شریک نہیں ہو سکتا اور دوسری بات فرمایا ’’اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔‘‘

فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے‘‘۔ پس اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیں تلاش کرنا چاہئے اور کوئی اس سے محروم نہ ہو۔ فرماتے ہیں کہ دنیا میں ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ’’کسی میں قوتِ غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔‘‘ غصہ بڑی جلدی اس کو آجاتا ہے، ’’جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے اور نہ زبان۔ دل سے اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے۔‘‘

آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’......پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہئے کہ بعد اس کے جو انسان سچا موحد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے۔‘‘ توحید پر قائم رہنے کے بعد ضروری ہے کہ اپنے اخلاق درست کرو۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’......میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کیلئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اَور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کیلئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تاکہ اُسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں۔ لیکن اس کی کچھ پروا نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔‘‘ تو یہ معیار ہیں ایک مومن کے کہ کس طرح اس کو ہمدردی کرنی چاہئے، کس طرح اس کو دوسروں کو کھانا کھلانے کیلئے ایک کوشش اور توجہ کرنی چاہئے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پروا کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تُو نے مجھے پانی نہ دیا۔ مَیں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔ تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اَور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی......‘‘ یعنی اپنے بندے سے ہمدردی یا غریب سے ہمدردی ’’......اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔‘‘ یعنی ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی نے اللہ تعالیٰ سے ہمدردی کی۔ ایک مثال دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟‘‘ کوئی شخص یہاں تک کہ اگر کوئی مالک کا نوکر بھی کسی دوسرے کے پاس جاتا ہے جو اس کا دوست ہے اور وہ دوست اس نوکر کی خبر نہ لے تو اس نوکر کی وجہ سے بھی نوکر کا مالک جو ہے وہ اپنے دوست سے خوش نہیں ہوتا۔ تو کہتے ہیں کبھی خوش ہوگا وہ؟ ’’کبھی نہیں۔ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی۔ مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چِڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے۔‘‘ اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے، ان کا خیال نہ رکھے، ان کی ضرورت کے وقت ان کے کام نہ آئے فرمایا ’’کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔‘‘

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’غرض اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔‘‘ ہمدردی کا، حقوق العباد کا یہ پہلو جو ہے یہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حق کو بھی مضبوط کرتا ہے۔ اللہ کے بندوں سے مضبوط تعلق پیدا کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ سے بھی مضبوط تعلق پیدا ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں ’’جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔‘‘

پس قربانیاں بھی چندے بھی خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے دینے چاہئیں۔ ہمارے ہاں رواج ہے

رمضان میں دعا کیلئے لسٹیں بنتی ہیں، دعا حاصل کرنے کیلئے بیشک یہ ہوں لیکن نام کے اظہار کیلئے نہ ہوں۔آپ فرماتے ہیں ’’اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنادیتے ہیں۔ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے۔‘‘ مسافروں کیلئے سرائے بناتے ہیں، رہنے کی جگہ بناتے ہیں، مفت رہائش کا انتظام کردیتے ہیں ان کے پاس پیسہ ہوتا ہے، پانی وغیرہ مہیا کرنے کا انتظام کردیتے ہیں لیکن ان کی غرض کیا ہوتی ہے؟ فرمایا کہ ’’شہرت ہوتی ہے......‘‘ خدا کے منہ کو نہیں کرتے جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ اکثر امیر ملک اپنی اغراض کیلئے غریبوں کی مدد کررہے ہوتے ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’......اگر انسان خدا تعالیٰ کیلئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ان بارش کے دنوں میں مَیں نے دیکھا کہ ایک اسّی برس کا بوڑھا گبّر (آتش پرست انسان) ہے جو کوٹھے پر چڑیوں کیلئے دانے ڈال رہا ہے۔مَیں نے اس خیال سے کہ (یہ کافر ہے اور) کافر کے اعمال حبط ہوجاتے ہیں (ختم ہوجاتے ہیں) اس سے کہا کہ کیا تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہوگا؟‘‘ ان ولی اللہ نے اس کافر سے، آتش پرست سے پوچھا۔’’اس گبر نے جواب دیا کہ ہاں ضرور ہوگا۔ پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جو مَیں حج کو گیا تو دیکھا کہ وہی گبر طواف کررہا ہے۔اس گبر نے مجھے پہچان لیا اور کہا کہ دیکھو ان دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے (جو میں پرندوں کو ڈالا کرتا تھا) میرے اسلام تک لانے کا موجب ہوگئے‘‘ اس آتش پرست نے اس نیکی کو دنیا کے فائدے کا ذریعہ نہیں سمجھا بلکہ اس بات پر خوش ہوا کہ اس کی وہ نیکی اسے اسلام قبول کرنے کا اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنانے والی بنی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’حدیث میں بھی ذکر آیا ہے کہ ایک صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام جاہلیت میں مَیں نے بہت خرچ کیا تھا۔‘‘ میں خرچ کیا کرتا تھا، بے نفس ہوکر خرچ کیا کرتا تھا، ہمدردی خلق کے لئے۔ ’’کیا اس کا ثواب بھی مجھے ہوگا؟۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا کہ یہ اسی صدقہ و خیرات کا ثمرہ تو ہے کہ تو مسلمان ہوگیا ہے۔‘‘ وہی پھل تو تم کھا رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کرتے ہوئے تمہیں مسلمان ہونے کی توفیق دی۔فرماتے ہیں کہ ’’اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کے ادنیٰ فعل اخلاص کو بھی ضائع نہیں کرتا۔اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مخلوق کی ہمدردی اور خبر گیری حقوق اللہ کی حفاظت کا باعث ہوجاتی ہے۔‘‘ یہ سوچ ہونی چاہئے کہ ہم نے نیکی دنیاوی فائدے کیلئے نہیں کرنی بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرنی ہے اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کے حق کی حفاظت کا بھی ذریعہ بن جاتی ہے۔

پس فرماتے ہیں کہ ’’پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شَے ہے کہ اگر انسان اُسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہوجاتا ہے۔انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروّت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے۔جیسا کہ سعدی نے کہا ہے ؎

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند‘‘

کہ بنی آدم ایک دوسرے کے اعضاء ہیں۔آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے‘‘۔یہ نہیں ہے کہ کسی خاص قوم کیلئے ہمدردی کرنی ہے بلکہ ہر ایک سے ہمدردی کرنی ہے کسی کو الگ نہیں کرنا۔’’مَیں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔نہیں۔مَیں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو خواہ وہ کوئی ہو۔ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اَور۔میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ان میں بعض اس قسم کے خیالات بھی رکھتے ہیں‘‘ یعنی کہ آپ ایسے لوگوں کی مثال دے رہے ہیں کہ بعض لوگ ایسے ہیں، ایسے خیالات رکھتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں ’’کہ اگر ایک شیرے کے مٹکے میں‘‘ جو چینی کا گاڑھا سیرپ ہے اس کے مٹکے میں ہاتھ ڈالو اور پھر اس کو تِلوں کی بوری میں ڈالو تو جس قدر تل لگ جائیں اس قدر دھوکا اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں یعنی کہ یہ غیروں نے اپنی ایک مثال بنائی ہوئی ہے جھوٹ بولنے کیلئے اور دھوکہ دینے کیلئے اپنی justification رکھی ہوئی ہے کہ اتنی حد تک اجازت ہے کہ شیرے میں ہاتھ ڈالو اس کے بعد تِلوں میں ہاتھ ڈالو، جتنے تِل لگ جائیں اور وہ بیشمار لگ جائیں گے اتنا تم دھوکہ دوسروں کو دے سکتے ہو۔تو یہ ان لوگوں کا حال ہے جنہوں نے اسلام کی تعلیم کو بگاڑ دیا ہے۔ہم پر اللہ تعالیٰ کا کتنا احسان ہے کہ حقیقی اسلام کی طرف ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے رہنمائی ملی ہے۔

فرماتے ہیں کہ ’’ان کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اور اُن کو قریباً وحشی اور درندہ بنادیا ہے۔مگر مَیں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو۔اور ہمدردی کیلئے اس تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے یعنی اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی۔یعنی اوّل نیکی کرنے میں تم عدل کو ملحوظ رکھو۔جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو۔

اور پھر دوسرا درجہ یہ ہے کہ تم اس سے بھی بڑھ کر اس سے سلوک کرو۔یہ احسان ہے۔احسان کا درجہ اگرچہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور یہ بڑی بھاری نیکی ہے لیکن کبھی نہ کبھی ممکن ہے احسان والا اپنا احسان جتلاوے مگر ان سب سے بڑھ کر ایک درجہ ہے کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے جو محبت ذاتی کے رنگ میں ہو‘‘ وہ ایسی نیکی ہو جس سے ذاتی محبت کا اظہار ہوتا ہو ’’جس میں احسان نمائی کا بھی کوئی حصہ نہیں ہوتا ہے‘‘ کوئی احسان جتانا نہیں ’’جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے وہ اس پرورش میں کسی اجر اور صلے کی خواستگار نہیں ہوتی بلکہ ایک طبعی جوش ہوتا ہے جو بچے کیلئے اپنے سارے سُکھ اور آرام قربان کردیتی ہے۔‘‘ بے نفس ہو کے ماں بچے کی خدمت کرتی ہے۔ اب یہ تیسرے درجہ کی جو نیکی ہے کہ ایسی خدمت کرنا جو ایتاء ذی القربی ہے اور سب سے زیادہ اس کی بڑی مثال ماں کی ہے جو بچے کیلئے کرتی ہے، ایک دنیا دار میں یہ نیکی پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔یہ احسان تک تو رہتے ہیں اور احسان تک بھی جب رہتے ہیں تو پھر احسان جتاتے بھی ہیں۔اگر غریب حکومتیں ان کے مقاصد پورے نہ کریں یا غریب ملکوں کی حکومتیں مقاصد پورے نہ کریں تو جو منصوبے انہوں نے اُن ملکوں میں غریبوں کی بہتری کے لئے شروع کئے ہوتے ہیں اُن سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں بلکہ ان کی جان کے درپے ہوجاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ بعض مسلمان ممالک بمباری کا نشانہ بنائے جارہے ہیں۔بلکہ بڑی اسلامی مملکتیں بھی یہی کام کررہی ہیں اور یمن اسی بات سے نشانہ بنایا جارہا ہے کہ ایک بڑے اسلامی ملک سعودی عرب کی پالیسیوں کی انہوں نے پوری طرح اطاعت نہیں کی، اس لئے ان کے غریبوں کو بھی مارو ان کے معصوم بچوں کو بھی مارو، ان کی عورتوں کو بھی مارو، ان کے بوڑھوں کو بھی مارو اور ہر شہری کو جو امن پسند ہے اس کو ماردو۔تو جب یہ سوچ ہوتی ہے تو پھر خدا نہیں ملتا۔یہ کام نہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہوتا ہے نہ اس سے اللہ تعالیٰ ملتا ہے۔پس آج احمدی ہیں جن کو ایک تو بے نفس ہوکر کام کرنا چاہئے دوسرے یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کے ہاتھوں کو بھی روکے۔اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’......پس اس طریق پر نیکی ہو کہ اسے طبعی مرتبہ تک پہنچایا جاوے کیونکہ جب کوئی شَے ترقی کرتے کرتے اپنے طبعی کمال تک پہنچ جاتی ہے اس وقت وہ کامل ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 278 تا 284، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس کی مزید وضاحت یہ بھی دوسری جگہ کہ ’’طبعی جوش سے نوع انسان کی ہمدردی کا نام ایتاء ذی القربیٰ ہے اور اس ترتیب سے خدا تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ اگر تم پورا نیک بننا چاہتے ہو تو اپنی نیکی کو ایتاءِ ذی القربیٰ یعنی طبعی درجہ تک پہنچاؤ۔جب تک کوئی شے ترقی کرتی کرتی اپنے اس طبعی مرکز تک نہیں پہنچتی تب تک وہ کمال کا درجہ حاصل نہیں کرتی۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 283، حاشیہ، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے۔(سبحانہ تعالیٰ شانہ)‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 284، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اعلیٰ معیار اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے نیکیاں بجالانے والے ہوں۔بندوں کے حق ادا کرنے والے ہوں۔انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں تاکہ عید کی حقیقی خوشیاں ہمیں ہمیشہ حاصل ہوتی رہیں۔

اب ہم دعا کریں گے۔دعا میں اپنے غریب، ضرورت مند، لاچار بھائیوں کو یاد رکھیں۔جو لوگ بے نفس ہوکر حقوق العباد کی ادائیگی کررہے ہیں انہیں بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔تمام واقفین زندگی کو دعا میں یاد رکھیں۔جماعت کی خدمت کرنے والوں کو کسی بھی رنگ میں جو خدمت کررہے ہیں ان کو دعا میں یاد رکھیں۔جماعت کے کام کو وسعت دینے کیلئے مالی قربانیاں کرنے والوں کو دعا میں یاد رکھیں۔امت مسلمہ کیلئے بہت دعا کریں کہ آپس میں ایک دوسرے کے خون کرنے سے اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ روکے۔رمضان میں بھی بمباری کرکے، انہوں نے پچھلے دنوں یمن میں کئی بچوں کو یتیم کردیا، کئی عورتوں کو بیوہ کردیا، کئی لوگوں کو اپاہج بنادیا۔بلا امتیاز ظالمانہ طور پر عورتوں بچوں اور بوڑھوں کی زندگیوں کا خاتمہ کردیا۔اللہ تعالیٰ ان ظالموں کے ہاتھوں کو روکے۔پاکستان کے احمدیوں کیلئے بھی دعا کریں ان پر ہر روز زمین تنگ کی جارہی ہے۔انڈونیشیا کے احمدیوں کیلئے دعا کریں ان میں بھی بعض علاقوں میں پچھلے دنوں میں ظلم ہوئے ہیں۔اسی طرح الجزائر کے احمدیوں کیلئے دعا کریں ان پر بھی حکومت کی طرف سے مقدمے بنائے جارہے ہیں اور پھر سزائیں بھی دی جارہی ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ان لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے اور ان کیلئے عید بھی حقیقی عید ہو، حقیقی خوشیاں ان کو پہنچیں۔

......☆......☆......☆......

## کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

## کلامُ الامام

دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہونا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

# سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (اکتوبر 2018)

- جماعت احمدیہ کے افراد دوسرے مسلمانوں کیلئے نمونہ ہیں (ایک غیر احمدی مسلمان دوست طارق خلیل صاحب)
- خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت اعلیٰ تھا، یہ خطاب سُن کر میری آنکھیں بھر آئیں، اس پیغام کی دُنیا کو اشد ضرورت ہے (ایک مہمان Ann Little صاحبہ)
- یہ بہت ہی اچھی جماعت ہے، ہر ایک بہت اچھے طریقے سے ملا ہے، بہت دوستانہ ماحول ہے
(ایک یہودی اور ایک عیسائی خاتون Jane Pickren صاحبہ اور Judy Lawrence صاحبہ)
- حضور انور کا پیغام بہت متاثر کُن تھا، آپ کا ایک ایک لفظ میری روح تک اثر کر رہا تھا، حضور انور کا پیغام بہت پُر حکمت تھا
(ایک غیر مسلم مہمان Alex Keiseh صاحب)
- ''محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں'' کا سچا نظارہ آپ کی جماعت پیش کرتی ہے اور آج کے خطاب کے بعد مَیں کہہ سکتی ہوں کہ خلیفۃ المسیح بلا رنگ و نسل کے امتیاز کے صرف اور صرف امن چاہتے ہیں (ایک مہمان Sandra Wilson صاحبہ جو کاؤنٹی گورنمنٹ میں کام کرتی ہیں)
- آج کے خطاب میں حضور انور نے اسلام کی حقیقی شکل سامنے لا کر رکھی، اور اس کا خلاصہ امن و انصاف اور مساوات کا ماحول پیدا کرنا ہے
(ایک خاتون مہمان Dr. Kimberly Norman Orosco جو Criminologist اور مصنفہ ہیں)

## سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سُن کر مہمانان کرام کے ایمان افروز تاثرات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

### 3 نومبر 2018ء (بروز ہفتہ) (بقیہ رپورٹ)

### مہمانان ایمان افروز تاثرات

آج کی تقریب میں شامل مہمانوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے خطاب نے گہرا اثر چھوڑا اور مہمانوں نے برملا اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ بعض مہمانوں کے تاثرات ذیل میں درج کیے جارہے ہیں۔

☆ طارق خلیل صاحب جو کہ ایک بینک میں کام کرتے ہیں اور غیر احمدی مسلمان ہیں، انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: جماعت احمدیہ کے افراد بہت عقلمند ہیں اور ان کا اپنی جماعت کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور دوسرے مسلمانوں کیلئے نمونہ ہیں۔ میں مسلمان ہوں لیکن میں مذہبی نہیں ہوں، میں نے احمدیہ جماعت کے کئی interfaith کانفرنسز میں شرکت کی ہے اور مجھے پتہ لگا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک اچھا نمونہ پیش کررہی ہے۔ آپ کو اس بات پر بہت فخر کرنا چاہئے۔

انہوں نے کہا: میں نے آپ کے خلیفہ کے خطاب کا ہر لفظ سنا ہے، اور لہجہ کو بہت غور سے دیکھا ہے، انہوں نے اپنے خطاب میں اسلام کا بہت اچھا دفاع کیا ہے اور یہ صرف احمدی احباب کیلئے نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کیلئے ایک نصیحت تھی کہ ہمیں اپنی زندگیوں کو دیکھنا چاہیے۔

☆ ڈاکٹر وارث حسین صاحب جو کہ انٹرنیشنل فریڈم یو.ایس میں پالیسی کمشنر ہیں، انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے پہلے بھی حضور انور کی تقاریر سننے کا موقع ملا ہے۔ ہمیشہ پیار اور امن کی طرف دعوت دیتے ہیں اور آج کل کے حالات میں حضور انور کا یہ پیغام نہایت ہی ضروری ہے۔ یہ پیغام صرف احمدیوں کیلئے نہیں بلکہ ہم سب کیلئے ہے۔ یہ تقریب بہت ہی شاندار تقریب ہے۔ کئی لوگ رضا کارانہ طور پر خدمت کر رہے ہیں اور محبت و پیار کے ساتھ ہم سے پیش آرہے ہیں۔ یہی وہ چیز ہے جس سے کمیونٹی کو تقویت ملتی ہے۔ امریکہ میں جماعت احمدیہ انسانیت کیلئے بہت خدمت کر رہی ہے، Food banks کھول رہی ہے، غرباء کی مدد کر رہی ہے۔ اگر اس قسم کے لوگ 'ورجینیا' میں موجود ہیں تو اس سے زیادہ بڑی خوشی کیا ہوگی۔

☆ ایک دوست Corrie Stuart جو کہ یو. ایس ریپبلکن سٹیٹ کے امیدوار ہیں انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت دل کش اور حکمت سے پُر تھا۔ امریکہ کو اور ساری دنیا کو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام غور سے سننا چاہیے اور اس پر عمل کرنا چاہیے خاص طور پر جب دنیا کے حالات اچھے نہیں ہیں۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ مذہبی آزادی کا پرچار کریں۔ اس لیے یہ مسجد ہمارے لیے باعث فخر ہے کیونکہ آپ لوگ ملک کیلئے بہت کچھ کرتے ہیں۔

☆ ایک مہمان Roberta Auster صاحبہ جو کہ ورجینیا کی ڈائریکٹر آف کمیونیکیشن ہیں، انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں خلیفہ کی باتیں سن کر بہت متاثر ہوئی ہوں۔ مجھے بہت اچھا لگا کہ ایک ایسا روحانی شخص ہمارے اندر موجود ہے جو ہمیں بتا رہا ہے کہ آپس میں محبت، پیار اور اخوت سے رہنا چاہئے۔

☆ ایک اور مہمان خاتون Genine Loss صاحبہ کہتی ہیں: مجھے خوشی ہے کہ حضور بار بار مذہبی آزادی کے بارہ میں بات کر رہے تھے۔ دنیا کے ان حالات کے پیشِ نظر حضور کا خطاب بہت ضروری ہے۔ یہ تقریب بھی بہت اچھی تھی، سارے محبت سے پیش آرہے تھے۔

☆ ایک مہمان Matt Waters جو کہ ورجینیا کے state candidate ہیں، وہ کہتے ہیں: میں حضور کا خطاب سن کر بہت متاثر ہوا۔ میں اب ان کے متعلق مزید پڑھوں گا اور انٹرنیٹ سے بھی معلومات لوں گا۔ نیز میں مزید اسلام سیکھنے کیلئے آپ کی مسجد میں بھی آنا چاہتا ہوں۔

☆ ایک عیسائی مہمان Johnathon Dersh نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: حضور انور کا خطاب دنیا کے موجودہ حالات کے عین مطابق تھا اور بہت ضروری تھا۔ ہم نے امن کا پیغام سنا۔ میں بہت ہی متاثر تھا اور حیران تھا کہ حضور نے پوری تقریر کے دوران صرف امن اور سلامتی کے بارہ میں ہی بات کی۔

☆ ایک مہمان Ann Little کہتی ہیں: خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت اعلیٰ تھا۔ یہ خطاب سُن کر میری آنکھیں بھر آئیں۔ اس پیغام کی دنیا کو اشد ضرورت ہے۔

☆ ایک مہمان Alison Saddelway صاحبہ جو پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر ہیں وہ کہتی ہیں: جب حضور نے دنیا میں محبت اور عزت پھیلانے کی بات کی تو مجھے بہت اچھا لگا کیونکہ میں بھی سکول میں بچوں کو یہی سکھاتی ہوں۔

☆ ایک مہمان Jeromy Nickpike جو ورجینیا شہر کے سینیٹر ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے آج ایک چیز سیکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں۔ اسی تعلیم سے ہم اچھے ہمسایہ بناتے ہیں، مختلف کمیونٹیز بناتے ہیں اور بچوں کو اسکولوں میں تعلیم دیتے ہیں۔

☆ ایک مہمان Todd keggy صاحب جو حکومت امریکہ کیلئے کام کرتے ہیں اور ان کی اہلیہ ٹیچر ہیں وہ بھی اس میں شامل ہوئیں۔ ان کی اہلیہ Nancy کہتی ہیں: حضور کا پیغام نہایت ضروری تھا نا صرف اس جگہ کیلئے بلکہ موجودہ حالات میں ساری دنیا کیلئے بہت ضروری ہے۔ مجھے اس پیغام سے بہت امید اور قوت ملی ہے۔

☆ ایک مہمان Emile Reagalman اپنی بیٹی Jenifer کیساتھ تقریب میں شامل ہوئیں وہ کہتی ہیں: اس دنیا میں سب سے زیادہ respect کی ضرورت ہے، خواہ کوئی مسلم ہو یا یہودی یا ہندو سب کا فرض ہے کہ ایک دوسرے سے عزت سے پیش آئے۔ بعض نام نہاد مسلمانوں کے کاموں کی وجہ سے پچھلے چند سالوں سے اسلام کا نام خراب ہوتا جارہا ہے۔ میرا ایک گہرا دوست احمدی ہے اور جب میں اس کی طرف، اور اس کی فیملی کی طرف دیکھتی ہوں تو میں صرف محبت اور عزت محسوس کرتی ہوں۔

☆ ایک اور مہمان EMILY Churchill صاحبہ جو کہ نیوز فاؤنڈیشن میں کام کرتی ہیں انہوں نے کہا: اس تقریب سے میں نے محبت اور برداشت کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا اور موجودہ حالات کے تناظر میں اس ملک کیلئے یہ پیغام بہت ضروری ہے۔ مجھے بڑی خوشی محسوس ہورہی ہے کہ علاقہ میں اس ضمن میں اب ترقی ہورہی ہے۔

☆ ایک خاتون Lorraine Eckahard اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: میں تیس سال سے اس علاقہ میں ہوں اور یہاں کے بدلتے حالات دیکھے ہیں۔ حالیہ فائرنگ کے واقعات بہت افسوسناک ہیں۔ ایسے موقع پر اس عظیم شخصیت کی جانب سے پیار، محبت اور رواداری کا پیغام بہت ہی شاندار تھا۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ مجھے بھی یہاں مدعو کیا گیا ہے۔ مجھے یہاں آکر احمدیہ مسلم جماعت کے بارے میں بہت کچھ جاننے کا موقع ملا ہے۔ مسجد اس

علاقہ میں ایک خوبصورت اضافہ ہے، اس سے مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے، یہ پرامن جگہ ہے۔ میں مسلمان نہیں ہوں اور میں اس مسجد میں آئی ہوں، مجھے یہاں خوش آمدید کہا گیا ہے۔ یہی ہمارے معاشرے کی ضرورت ہے۔ میں کہنا چاہتی ہوں کہ اب آپ کے یہاں مزید پروگرام بھی ہوں گے، ان پروگراموں میں بھی مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بھی مدعو کریں۔

☆ایک یہودی اور ایک عیسائی خاتون Jane Pickren اور Judy Lawrence اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: یہ ایک شاندار پروگرام تھا۔ محبت ہی محبت کا اظہار تھا۔ خلیفۃ المسیح نے دس سے زائد مرتبہ 'محبت' کا لفظ استعمال کیا۔ یہ بہت ہی شاندار پیغام تھا۔ مجھے ایک لیف لیٹ بھی دیا گیا تھا، میں نے وہ بھی پڑھا ہے۔ میں نے جو کچھ یہاں آکر سیکھا ہے، وہ سب کو معلوم ہونا چاہیے۔ آجکل اسلام کے بارے میں لوگوں میں بہت سے منفی خیالات رائج ہیں۔ ہم اسلام کے اس رُخ سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ خلیفۃ المسیح بہت ہی اعلیٰ شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ 'ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کی فکر کرنی ہے۔' اس جملہ سے اس مسجد کے قیام کی بھی وجہ سمجھ آتی ہے کہ آپ لوگ آنے والی نسلوں کی بہتری کے لیے کام کررہے ہیں۔ حضور کی تقریر میں ایک امید تھی۔ میں یہودی ہوں اور میری دوست عیسائی ہے، لیکن ہم یہاں آکر بہت محظوظ ہوئے ہیں۔ یہ بہت ہی شاندار پروگرام تھا۔ میرا جماعت احمدیہ سے تعارف لائبریری میں ہوا تھا، جہاں میں ووٹنگ کے لیے والنٹیئر کرنے گئی تھی۔ وہاں چند خواتین ملیں جو بڑے فخر سے کہتی تھیں کہ ہم احمدی مسلمان خواتین ہیں۔ پھر انہوں نے تعارف کروایا اور کچھ مفت کتابیں بھی دیں اور پھر ایک فارم دیا کہ 'کیا میں چاہتی ہوں کہ میرے سے دوبارہ رابطہ کیا جائے' جو کہ میں نے بخوشی سائن کیا۔ اور مجھے خوشی ہے کہ میں نے یہ سائن کیا کیونکہ اسی وجہ سے مجھے اس پروگرام کی دعوت آئی اور اس شاندار پیغام کو سنا۔ دنیا کو اس پیغام کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا میں بہت نفرت ہے۔ یہ مسجد بہت شاندار ہے۔ کمیونٹی کے لیے یہ ایک مثبت اضافہ ہے۔ اس سے لوگوں کو مسلمانوں کی اہمیت کا مزید ادراک ہوگا۔ ہم آپ لوگوں سے مل کر بہت متاثر ہوئے ہیں۔ یہ بہت ہی اچھی جماعت ہے۔ ہر ایک بہت اچھے طریقے سے ملا ہے، بہت دوستانہ ماحول ہے۔ ہم نے یہاں بہت اچھا وقت گزارا ہے۔

☆ایک مہمان Alex Keiseh کہتے ہیں کہ میں بہت متاثر ہوا ہوں، میرے لیے یہ اس لحاظ سے بہت جذباتی ہوگیا تھا کہ میں Holocaust Survivor ہوں۔ حضورِ انور کا پیغام بہت متاثرکُن تھا۔ آپ کا ایک ایک لفظ میری روح تک اثر کررہا تھا۔ حضورِ انور کا پیغام اس لحاظ سے بھی بہت پرحکمت تھا کہ ہم نفرت سے نہیں لڑ سکتے۔ نفرت کے ازالہ کیلئے صرف ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ محبت قائم کرنے کیلئے جہاد کیا جائے۔ نفرت کو محبت سے ختم کیا جائے۔ یہ محبت ہر مذہب کے درمیان پیدا کی جانی چاہیے اور ایسی محبت کی بے شمار مثالیں ہمارے معاشرے میں موجود ہیں، جیسا کہ آپ لوگوں کا یہ پروگرام۔ لیکن آجکل جو میڈیا میں دیکھنے کو مل رہا ہے وہ ایک چھوٹی سی اقلیت ہے اور گمراہ عناصر ہیں اور میڈیا ان کو بڑھا چڑھا کر پیش کررہا ہے۔ ہمیں اسکی بجائے باہمی محبت کو پھیلانا چاہیے۔ یہی پیغام حضورِ انور لے کر تشریف لائے ہیں۔ ہمیں اس پیغام کو اور اسلام کی حقیقی تصویر کو دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہئے۔

☆51 ویں ڈسٹرکٹ سے ورجینیا سٹیٹ delegates کی ممبر Hala Ayala جنہوں نے تقریب کے آغاز میں ایڈریس بھی پیش کیا تھا انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مَیں خود بھی ایک مہاجر کی بیٹی ہوں۔ خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے الفاظ ایک مرہم تھے بالخصوص اس وقت جبکہ ہمیں اُمید کی تلاش ہے۔ ہمیں اس وقت وحدانیت کی ضرورت ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ لوگ اس ملک کی بھلائی کیلئے یکجا ہوجائیں اور میرے خیال میں حضورانور کا خطاب ہمارے ملکی حالات کے پیشِ نظر نہایت موزوں تھا۔

میں یہاں افتتاح سے پہلے بھی آئی ہوئی ہوں لیکن حضورِ انور کی آمد سے ایک غیر معمولی روحانی فرق محسوس کررہی ہوں۔ بہت ہی پرسکون ماحول ہے۔ حضورِ انور کا پیغام بہت ہی حیرت انگیز تھا، خاص کر یوایس اے کے موجودہ حالات میں یہ بہت شاندار تھا۔ آپ کا پیغام محبت کا تھا، اتحاد کا تھا۔ حضورِ انور نے فرمایا ہے کہ دوسروں کو اپنے پر مقدم سمجھو۔ بے نفس ہوکر خدمت کرو۔ آجکل کے سیاسی ماحول میں ہمیں ایسے ہی پیغام کی ضرورت ہے۔ دوسروں کو اپنے پر فضیلت دینا، ایک بہت شاندار اور روحانیت سے بھرپور پیغام ہے۔ اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنا، دوسروں کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دینا بہت ہی شاندار ہے۔ ایسے مواقع پر اپنی انا کو فوقیت دی جاتی ہے۔ حضورِ انور کا پیغام محبت اور پیار سے پُر تھا۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ میرے ڈسٹرکٹ میں یہ مسجد قائم کی گئی ہے۔ مجھے فخر ہے کہ اس مسجد کے قیام میں میری کوشش بھی شامل ہے۔ جیسا کہ حضورِ انور نے فرمایا ہمیں معاشرے میں اتحاد پیدا کرنا ہے اور یہ کسی ایک گروپ کی کوشش سے نہیں ہوسکتا، ہر ایک کو اس میں اپنا اپنا حصہ ڈالنا ہوگا۔

☆ایک مہمان اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: ہمیں اس پیغام کی بہت ضرورت ہے۔ 'محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں' میرے خیال میں اس پیغام کا کوئی متبادل نہیں۔ یہاں کی مہمان نوازی سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ جتنی خوش اخلاقی اور گرمجوشی سے استقبال کیا گیا ہے، وہ متاثرکن تھا۔

☆ارجن سنگھ گِل صاحب جنہوں نے تیس سال سے زائد عرصہ انڈین ایئرفورس میں کام کیا ہے اور تین سال کیلئے واشنگٹن ڈی سی میں انڈین ہائی کمیشن میں ڈپلومیٹ کے طور پر کام کرچکے ہیں اپنے جذبات کا اس طرح اظہار کرتے ہیں کہ: ''میرے لیے یہ بہت بڑے اعزاز اور فخر کی بات ہے کہ مجھے آج کی اس نشست میں شرکت کا موقع ملا۔ خلیفہ وقت کا آج کا خطاب بہت متاثرکن اور امن کی تعلیم پر مبنی تھا۔''

☆سُرجیت سنگھ سدھو صاحب جو سکھ فاؤنڈیشن ورجینیا کے چیئرمین ہیں کہتے ہیں: میرا تعلق چونکہ پنجاب سے ہے میں پہلے سے ہی احمدیہ جماعت سے متعارف تھا اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ میں ایک بہت پڑھا لکھا طبقہ پایا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ خدمت انسانیت کیلئے وسیع پیمانہ پر دنیا بھر کے ممالک میں اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہے اور ان خدمات کو پوری دنیا میں سراہا بھی جاتا ہے۔ حضور انور کا آج کا خطاب بھی بہت پر معارف تھا اور ہم دل کی گہرائیوں سے اس مسجد کی تعمیر پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، اس توقع کے ساتھ کہ مستقبل میں بھی یہاں بین المذاہب کانفرنسز اور ڈائیلاگ کا انعقاد کیا جائے گا۔

☆ایک مہمان Leos Staten صاحب جو نیوجرسی میں Chiropractor ہیں، انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: چونکہ پہلے سے ہی میرا مسلمانوں میں اُٹھنا بیٹھنا تھا، اس لیے میں اسلامی تعلیمات سے واقف تھا۔ اس لحاظ سے میں میڈیا میں پیش ہونے والے اسلام کے بارہ میں واقف تھا۔ لیکن مجھے جس بات کی بہت خوشی ہے وہ یہ ہے کہ حضورانور نے وقت نکالا اور ہم سب کو مدعو کیا اور ہم پر اسلام کی سچی اور خوبصورت تعلیمات واضح کیں۔

☆ایک خاتون Shineen Madarazu جو نیوجرسی میں surgical coordinator ہیں، انہوں نے بیان کیا: آج کے خطاب میں ہمیں اسلام کی خوبصورت تعلیمات کے بارہ میں دوبارہ بتایا گیا۔ میرا ابھی یہی نظریہ ہے کہ چند لوگوں کی بری حرکات کی وجہ سے پورے مذہب کو ملزم ٹھہرانا اپنی ذات میں ظلم سے کم نہیں۔ ہمارے یہاں امریکہ میں ہر روز کوئی نہ کوئی حادثات اور واقعات ہوتے رہتے ہیں، مگر اس کیلئے ایک پورے مذہب کو قصوروار ٹھہرانا غلط ہے۔

☆ایک مہمان Sandra Wilson صاحبہ جو County Government میں کام کرتی ہیں اپنے جذبات کا اس طرح اظہار کرتی ہیں کہ: 'محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں' کا سچا نظارہ آپ کی جماعت پیش کرتی ہے اور آج کے خطاب کے بعد میں کہہ سکتی ہوں کہ خلیفۃ المسیح بلا رنگ ونسل کے امتیاز کے صرف اور صرف امن چاہتے ہیں۔ ہم سب ایک ہیں اور دنیا بھر کے تمام مسائل کو ایک طرف رکھتے ہوئے ہم آج سب یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اتحاد کی فضا قائم کرنے کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں۔

☆ایک مہمان ڈاکٹر حمیرہ علی صاحبہ جو Prince William County میں فری کلینک کی میڈیکل ڈائریکٹر ہیں اپنے خیالات کا اس طرح اظہار کرتی ہیں: ''میں آج کی تقریب سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ ہر کوئی کھلے دل سے ہمارا استقبال کررہا تھا اور خطاب میں حضور انور نے اس مجلس میں شامل ہونے والے ہر فرد کو دعوت دی کہ ہم سب کو مل کر کوشش کرنا ہوگی کہ امن و امان، انصاف اور مساوات کیلئے اپنے قدم آگے بڑھائیں اور اپنی آنے والی نسلوں کیلئے ایک اچھی مثال چھوڑیں۔ خطاب کے دوران ایسا لگ رہا تھا کہ گویا حضور صرف مجھ سے مخاطب ہیں اور مجھے میری ذمہ داریوں کا احساس دلا رہے ہیں۔''

☆ایک مہمان Ruthy Anderson

## ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

## ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

صاحبہ جو کہ Prince William County کیلئے کام کرتی ہیں اپنے تأثرات کا اس طرح اظہار کرتی ہیں: ’’مجھے جماعت کے بارہ میں چند سال قبل ایک احمدی خاتون کے ذریعہ تعارف حاصل ہوا۔ اس احمدی خاتون نے بطور احمدی مختلف کمیونٹیز میں اپنی خدمات پیش کیں اور جماعت کے بارہ میں بتایا کہ وہ کن فلاحی کاموں میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ پھر آج یہاں آنے کی دعوت دی گئی۔ میرے لیے ایک بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ کیونکہ مجھے حضور انور کے ساتھ ایک چھوٹے گروپ میں گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ چونکہ میرے پہلے سے ہی جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے کچھ دوست ہیں اس لیے میں آپ لوگوں کی تعلیمات سے کسی حد تک آگاہ تھی اور کافی معلومات انٹرنیٹ پر بھی حاصل کر چکی تھی۔ اس لحاظ سے میں بہت خوش قسمت ہوں کہ مجھے یہاں خطاب سننے کیلئے بلایا گیا۔ حضور انور کے خطاب میں جو امن اور ہمسایوں کے حقوق پر بات ہوئی جو حقیقت پر مبنی ہے۔ میں خود چاہتی ہوں کہ ہر جگہ امن قائم ہو۔‘‘

☆ایک اور مہمان Berry Bernard صاحب جو پولیس ڈیپارٹمنٹ میں گزشتہ 40 سال سے کام کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں: ’’میں سب کو اس مسجد کی مبارکباد دیتا ہوں۔ میرے لیے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے آج کی تقریب میں شامل ہونے کا موقع ملا۔‘‘ نیز کہتے ہیں کہ ’’میں سمجھتا ہوں کہ حضور انور کے آج کے خطاب میں پوری دنیا کیلئے پیغام تھا۔ اس میں امن و شانتی، پیار، محبت اور حقوق کے حوالہ سے ضرورت کے مطابق نصائح کی گئیں۔ ہمارے یہاں مختلف رنگ و نسل کے 4 لاکھ 60 ہزار لوگ بستے ہیں۔ اور آج کے پیغام میں سب سے اہم بات ہمسائے کے حقوق کے بارہ میں تھی۔‘‘

☆ایک مہمان Reverend Charlotte Raymond صاحبہ کہتی ہیں: ’’یہ جان کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ مسلمانوں میں ایسے بھی ہیں جو پیار اور محبت کے پیغامات پھیلاتے ہیں۔‘‘

☆ایک مہمان Dr. Lisa Stuart صاحبہ کہتی ہیں کہ: ’’یہاں آنے سے قبل مجھے اسلام کے بارہ میں تجسس تھا اور یہاں آ کر دیکھا کہ اس جماعت میں محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ اور خلیفہ وقت کیلئے جو احترام اور پیار ہے وہ حیران کن ہے۔‘‘

☆ایک خاتون مہمان Dr. Kimberly Norman Orosco جو Criminologist اور مصنفہ ہیں اور انہوں نے پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے، یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: ’’حضور انور کے آج کے خطاب میں امن اور انصاف کے حوالہ سے بہت گہرے پیغامات سننے کو ملے اور رنگ و نسل میں امتیاز کے بغیر ہر ایک کو اس پیغام کے مطابق اتحاد کی فضا قائم کرنی ہوگی۔ آج کے خطاب میں حضور انور نے اسلام کی حقیقی شکل سامنے لا کر رکھی اور اس کا خلاصہ امن و انصاف اور مساوات کا ماحول پیدا کرنا ہے۔‘‘ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے موصوفہ کچھ جذباتی ہوگئی تھیں اور آنسوؤں میں لبریز کہہ رہی تھیں کہ ’’آج کل جو لوگ ظلم و بربریت کے مظاہرے دکھا رہے ہیں اور مذہب کے نام پر ہماری کمیونٹیز اور ملک میں فسادات پھیلا رہے ہیں، ان کا مذہب سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور یہ جاننا ہر انسان کیلئے بہت ضروری ہے۔‘‘

☆ایک مہمان Martin Nohe صاحب کہتے ہیں: ’’میری تعیناتی کاؤنٹی کے اسی حصہ میں ہے جہاں یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ آج حضور نے امریکہ میں عین ضرورت کے مطابق پیار، محبت، اخوت اور بھائی چارہ کا پیغام دیا جس نے ہم سب پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کیساتھ ایک نئی عبادت گاہ کا اضافہ ہوا جہاں ہم سب امن اور سلامتی کی تلاش میں ہر وقت آسکتے ہیں۔‘‘

☆ایک مہمان Tony Maxi صاحبہ جو Development Director ہیں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ: ’’مجھے آج پتہ لگا ہے کہ جماعت متعدد ہسپتال، سکولز اور ہیومینٹی فرسٹ کے تحت اتنے وسیع پیمانہ میں بغیر معاوضہ کے کام کر رہی ہے۔‘‘

☆ڈاکٹر کٹر نہلنٹوس سویٹ جو کہ ٹام لینٹوس فاؤنڈیشن فار ہیومن رائٹس اینڈ جسٹس کی پریذیڈنٹ ہیں ان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ ملاقات ہوئی۔ وہ قبل ازیں کیپٹل ہِل اور لندن میں منعقدہ کانفرنس آف ورلڈ ریلیجنز میں شامل ہو چکی ہیں۔ وہ خصوصی طور پر اپنے شیڈول میں تبدیلی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کیلئے New Hampshire سے تشریف لائیں۔ موصوفہ نے اپنے تاثرات کا ظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح امریکہ کیلئے ایک روحانی مرہم ہیں اور امریکہ کو اس وقت آپ کی رہنمائی اور قیادت کی انتہائی اشد ضرورت ہے۔ احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے حوالہ سے خلیفۃ المسیح بے شک ہمت اور صبر کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔

موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مساجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کی اور بتایا کہ خلیفۃ المسیح نے یو۔ ایس ایمبیسڈر اور دیگر کانگریس کے ممبران سے جس طرح مذہبی آزادی کے حوالہ سے بات کی، اُس سے انہیں بہت خوشی حاصل ہوئی۔

☆امریکہ میں متعین گیمبیا کے ایمبیسڈر Dawda N. Ferdera صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جماعت احمدیہ امت محمدیہ کا بہت اہم جزو ہے اور دنیا میں موجود نیکی کا ایک اہم ستون ہے۔ گیمبیا میں جماعت احمدیہ عام لوگوں کیلئے بہت کچھ کر رہی ہے۔ ہم زراعت، صحت اور تعلیم جیسے اہم شعبہ جات میں جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ گیمبیا میں جمہوریت نئی نئی آئی ہے اور وہاں ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر وہاں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا طریق بہت مثبت ہے۔ وہ لوگوں کے ایمانوں کو بھی مضبوط کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پھیلاتے ہیں لیکن اسکے ساتھ ساتھ وہ لوگوں کی زندگیاں بچانے کیلئے بھی کام کرتے ہیں۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں جو پیغام دیا وہ بہت ہی سیدھا اور صاف ستھرا پیغام تھا جسکی امتِ مسلمہ کو اشد ضرورت ہے کیونکہ اسلام کا شمار دنیا کے بڑے مذاہب میں ہوتا ہے لیکن اسکے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ شدت پسندی اور دہشت گردی کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ حضور انور نے بڑی وضاحت کیساتھ بیان فرمایا کہ اسلام تو امن کا مذہب ہے اور ہم سب کو مل کر انسانیت کی بھلائی کی خاطر کام کرنا چاہئے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

## کلامُ الامام

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

## کلامُ الامام

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

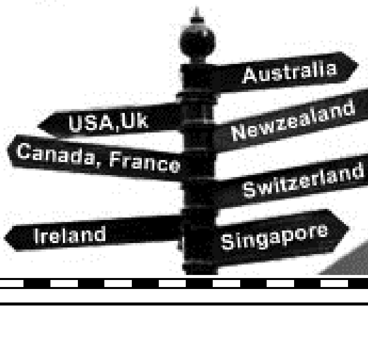


Study Abroad
10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

# نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5رجنوری 2019ء بروز ہفتہ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

## نماز جنازہ حاضر

**☆مکرم پروفیسر عبدالشکور اسلم صاحب (ٹوٹنگ، یو.کے)**

29ردسمبر 2018ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت خدا بخش مومن جی صاحبؓ اور حضرت فضل بی بی صاحبہؓ کے بیٹے تھے۔ آپ کا تعلق پٹیالہ کی مخلص فیملی سے تھا۔ ہجرت کے بعد چنیوٹ اور پھر ربوہ شفٹ ہوگئے۔ کچھ عرصہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پڑھایا۔ پھر نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف کرکے افریقہ چلے گئے۔ افریقہ سے واپسی پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی اجازت سے تیس سال تک اپچی سن کالج میں بطور پروفیسر تعینات رہے۔ بہت مخلص، نیک، عبادت گزار اور دعا گو انسان تھے۔ مرحوم کو خلافت کے ساتھ والہانہ عشق تھا۔ احمدیت کیلئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ اپنی ملازمت کے دوران تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ آپ ایک کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ یو.کے آنے کے بعد بھی تبلیغ کے میدان میں بہت کوشاں رہتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

## نماز جنازہ غائب

**(1) مکرم نصیر احمد خان صاحب (کابل، افغانستان)**

27ردسمبر 2018ء کو 96 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترم خان میر خان صاحب (باڈی گارڈ حضرت مصلح موعودؓ) کے بیٹے تھے۔ بڑے دعا گو، تہجد گزار، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ مضبوط اور گہرا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر محمد احمد کو، ٹل ضلع کوہاٹ میں شہید کر دیا گیا تھا۔ آپ کے ایک بھائی مکرم شیر احمد خان صاحب 313 درویشان قادیان میں شامل تھے اور سب سے چھوٹے بھائی مکرم رحمت اللہ خان شاہد صاحب کو مربی سلسلہ کے طور پر خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے نیک نمونے کے ذریعہ
لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے جیتنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں
اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے“

(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

**یہ سارے نکاح جو آج ہوئے ہیں، یہ ان کے ہیں جو مربی بن کے میدان عمل میں آگئے ہیں ان کو جہاں اپنی عائلی ذمہ داریوں کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے وہاں ان کی ہونے والی بیویوں کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ واقف زندگی سے بیاہنے پر جب رضامندی کی ہے تو پھر کسی قسم کے مالی لحاظ سے دنیاوی مطالبات نہیں ہونے چاہئیں**

# خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 5رمارچ 2017ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ یاسمین یان (نو مبائعہ) کا ہے جو جرمنی کی رہنے والی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم فرہاد احمد ملک غفار، جو جامعہ احمدیہ سے فارغ ہوکر مربی بنے ہیں ان کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر ہو رہا ہے۔ یہ ملک عبدالغفار صاحب کے بیٹے ہیں۔ دلہن کیونکہ نو مبائعہ ہیں تو ان کے وکیل بشارت احمد نعیم صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ قرۃ العین (واقفۂ نو) کا ہے جو سید محمد عبداللہ صاحب مربی سلسلہ امریکہ کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح خالد احمد خان کے ساتھ پانچ ہزار نیوزی لینڈ ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے جو اس سال جامعہ احمدیہ کینیڈا سے مربی بن کے فارغ ہوئے ہیں اور بشیر احمد خان نیوزی لینڈ کے بیٹے ہیں۔ لڑکی کے والد یہاں نہیں ہیں امریکہ میں ہیں۔ ان کے وکیل منیر جاوید صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ مہرین صابر کا ہے جو تنویر احمد صاحب صابر کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم فائز احمد ناصر جو جامعہ احمدیہ یو.کے کے درجہ شاہد کے طالب علم ہیں، کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اسکے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ نائلہ غزل کریم کا ہے جو عبدالکریم صاحب لندن کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم ذوالفقار احمد عباسی جو درجہ شاہد جامعہ احمدیہ یوکے کے طالب علم ہیں اور صفدر حسین عباسی صاحب کے بیٹے ہیں، کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اس نکاح کے فریقین کے مابین ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ زوہا زیاد عامر کا ہے جو زیاد احمد عامر صاحب فلسطین کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم ذیشان خالد درجہ شاہد جامعہ احمدیہ یوکے کے طالب علم ہیں، عطاء الحبیب خالد صاحب کے بیٹے ہیں، کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل محمد شریف عودہ صاحب ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا اور لڑکی کے وکیل مکرم محمد شریف عودہ صاحب سے انگریزی میں ایجاب و قبول کروایا۔ اور پھر فرمایا: یہ سارے نکاح جو آج ہوئے ہیں۔ یہ ان کے ہیں جو مربی بن کے، مبلغ بن کے میدان عمل میں آگئے ہیں یا انشاء اللہ ایک سال میں آنے والے ہیں۔ ان کو جہاں اپنی عائلی ذمہ داریوں کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے اور ان کو ان کا علم بھی ہے، وہاں ان کی ہونے والی بیویوں کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ واقف زندگی سے بیاہنے پر جب رضامندی کی ہے اور بیاہی گئی ہیں تو پھر کسی قسم کے مالی لحاظ سے دنیاوی مطالبات نہیں ہونے چاہئیں۔ دوسرے ہمیشہ لڑکیوں کو اپنے پردہ کے لحاظ سے، اپنے لباس کے لحاظ سے، اپنی حیاء کے لحاظ سے، اپنی چال چلن کے لحاظ سے، اپنے اخلاق کے لحاظ سے باقی احمدی خواتین کیلئے نمونہ ہونا چاہیے۔ ان کے والدین اور وکیل ان تک یہ پیغام پہنچا بھی دیں اور مربیان بھی جہاں اپنی بیویوں سے نیک سلوک کریں وہاں ان کو ان باتوں کی طرف بھی توجہ دلائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ نکاح اور شادیاں مبارک فرمائے اور آئندہ ان کی نیک نسلیں بھی پیدا ہوں۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور ان تمام نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15رمارچ 2019)

”میرے پیارے دوستو! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کیلئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کیلئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموالِ طیّبہ سے اپنی دینی مہمّات کیلئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مَقدَرَت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسولؐ سے اپنے اموال کو مقدّم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 516)

**ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰة و السّلام**

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

**وصایا** منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**مسل نمبر** 9633: مَیں عتیقہ بیگم بنت مکرم حفیظ احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13رفروری 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید نعیم احمد کاشف　　الامۃ: عتیقہ بیگم　　گواہ: عبید احمد طارق

**مسل نمبر** 9634: مَیں فاطمہ ممتاز زوجہ مکرم سہیل بی۔جی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال تاریخ بیعت 2016، ساکن موگرال ضلع کاسرگوڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1رفروری 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر وصول شد، زیور طلائی: کڑے 4 جوڑی 58.060 گرام، نیکلس 38.310 گرام، چین 15.960 گرام، مہر چین 17.930 گرام، انگوٹھیاں 3 عدد 5.660 گرام، بالیاں 2 جوڑی 6.490 گرام، برسلیٹ 5.53 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سہیل بی۔جی　　الامۃ: فاطمہ ممتاز　　گواہ: بی۔ایم۔عبدالحمید

**مسل نمبر** 9635: مَیں ثریا بیگم زوجہ مکرم محمد انور میر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ ناصر آباد تحصیل و ضلع کولگام صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالیاں 2 جوڑی 22 کیریٹ، زیور نقرئی 2 کڑے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: زبیر احمد ڈار　　الامۃ: ثریا بیگم　　گواہ: شبیر احمد ڈار

**مسل نمبر** 9636: مَیں نذیرہ بیگم زوجہ مکرم رمضان خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21رفروری 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے رنگ، کان کے پھول، گلے کا ہار، حق مہر -/12,500 روپئے، زیور نقرئی 12 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کرامت احمد خان　　الامۃ: نذیرہ بیگم　　گواہ: نصیرہ بیگم

**مسل نمبر** 9637: مَیں سنجیدہ خالق زوجہ مکرم شیخ عبدالخالق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوسمبی (سونگڑہ) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8رفروری 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 1 جوڑی کان کے پھول، 2 گلے کا ہار، 2 انگوٹھیاں، 2 ہاتھ کی بالیاں (کل وزن 30 گرام، 22 کیریٹ)، زیور نقرئی 1 جوڑی پازیب، انگلیوں کے چھلے 6 عدد، 1 انگوٹھی (کل وزن 120 گرام)، حق مہر -/25,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ　　الامۃ: سنجیدہ خالق　　گواہ: شیخ عبدالخالق

**مسل نمبر** 9638: مَیں قدسیہ بیگم زوجہ مکرم شیخ انور احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوسمبی (سونگڑہ) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8رفروری 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کان کے پھول 3 گرام 22 کیریٹ، زمین نصف گونٹھ۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ　　الامۃ: قدسیہ بیگم　　گواہ: شیخ عبدالخالق

**مسل نمبر** 9639: مَیں سید طاہر احمد ولد مکرم سید ابونصر تبشیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوارٹر نمبر E4/21 اولڈ رِوینیو کالونی ڈاکخانہ تلسی پور ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1رمارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/21,171 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سید فضل نعیم　　العبد: سید طاہر احمد　　گواہ: سید احمد ناصر اللہ

**مسل نمبر** 9640: مَیں ذیشان احمد ولد مکرم سردار احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 56 سال پیدائشی احمدی، ساکن گھیر پچھیاں ضلع امروہہ صوبہ اُتر پردیس، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1رجنوری 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صغیر عالم معلم سلسلہ　　العبد: ذیشان احمد　　گواہ: عارف احمد خان غوری

**مسل نمبر** 9641: مَیں محشر جہاں زوجہ مکرم ذیشان احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 49 سال پیدائشی احمدی، ساکن گھیر پچھیاں ضلع امروہہ صوبہ اُتر پردیس، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28رجنوری 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/25,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی 10 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی 128 گرام، ایک مکان 29.75 sqmtr بمقام امروہہ، ایک مکان 52.68 sqmtr۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صغیر عالم معلم سلسلہ　　الامۃ: محشر جہاں　　گواہ: عارف احمد خان غوری

**مسل نمبر** 9642: مَیں عروسہ ذیشان بنت مکرم ذیشان احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن گھیر پچھیاں ضلع امروہہ صوبہ اُتر پردیس، ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28رجنوری 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صغیر عالم معلم سلسلہ　　الامۃ: عروسہ ذیشان　　گواہ: عارف احمد خان غوری

**مسل نمبر** 9643: مَیں عدنان احمد ولد مکرم ذیشان احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن گھیر پچھیاں ضلع امروہہ صوبہ اُتر پردیس، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28رجنوری 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صغیر عالم معلم سلسلہ　　العبد: عدنان احمد　　گواہ: عارف احمد خان غوری

**مسل نمبر** 9644: مَیں کلیم احمد خان ولد مکرم الطاف احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 33 سال، ساکن اندورہ (اننت ناگ) صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4ردسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد ڈار مبلغ سلسلہ　　العبد: کلیم احمد خان　　گواہ: راجہ منظور احمد خان

**مسل نمبر** 9645: مَیں الطاف احمد خان ولد مکرم محمد ابراہیم خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن اندورہ (اننت ناگ) صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4ردسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین رقبہ 4 کنال۔ میرا گزارہ آمد از

زمینداری ماہوار -/1800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبارک احمد ڈار مبلغ سلسلہ العبد: الطاف احمد خان گواہ: راجہ منظور احمد خان

**مسل نمبر** 9646: مَیں سلطان احمد خان ولد مکرم مبارک احمد خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال پیدائشی احمدی، ساکن اندورہ تحصیل شانگس ضلع اننت ناگ صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12/دسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/12,150 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبارک احمد ڈار مبلغ سلسلہ العبد: سلطان احمد خان گواہ: راجہ منظور احمد خان

**مسل نمبر** 9647: مَیں طیبہ یاسمین زوجہ مکرم محمد فرقان علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن 25 امجد علی لین (محلہ برہ پورہ) بھاگلپور صوبہ بہار، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25/جنوری 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار مع جھمکا 1 عدد، 1 عدد چین، 1 جھمکی کان کی، 1 جوڑی بالی، 4 عدد انگوٹھیاں (کل وزن 4.6 تولہ 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 1 نیکلس، 1 جھمکا، 1 سیٹ ہاتھ کا بالا، 1 چین، 1 سیٹ پازیب، 1 چابی کا رنگ، 4 انگوٹھیاں، 1 سیٹ دست بند (کل وزن 26 تولہ)، حق مہر -/1,11,111 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نوید الفتح شاہد الامۃ: طیبہ یاسمین گواہ: محمد فرقان علی

**مسل نمبر** 9648: مَیں رخصانہ بانو زوجہ مکرم حنیف محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال، ساکن چندیریا (ایف.بی.آئی گودام) گلی نمبر 3 ضلع چتوڑگڑھ صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27/جنوری 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر وصول شد، زیور طلائی 4 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی 250 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/650 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ناصر احمد معلم سلسلہ الامۃ: رخصانہ بانو گواہ: فاروق احمد

**مسل نمبر** 9649: مَیں محمد فرقان علی ولد مکرم شیخ ناصر علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن 25 امجد علی لین (برہ پورہ چاک) بھاگلپور صوبہ بہار، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25/جنوری 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 2.5 مرلہ بمقام ننگل قادیان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/12,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نوید الفتح شاہد العبد: محمد فرقان علی گواہ: یامین خان

**مسل نمبر** 9650: مَیں موہن احمد ولد مکرم بیر اروات صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن جھوّ اگوٹھی ضلع پارسا ملک نیپال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4/مارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 1 کٹھا بمقام نیپال۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد بٹ العبد: موہن راوت (احمد) گواہ: ثمین احمد

## کلامُ الامام

جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا

اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

## ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتیں

بانیٔ تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت اور مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کیلئے آتا ہے۔ پس جس غرض کیلئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرو...... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض ومقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا ہے کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4/نومبر 1938ء)

اسی ضمن میں حضور رضی اللہ عنہ نے 11/نومبر 1938ء کو ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے آخر میں جماعت کو چندہ دہندگان تحریک جدید کیلئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’رمضان کا جو آخری عشرہ آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کیلئے شکریہ اور آئندہ کیلئے طاقت کے حصول کیلئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے والے کیلئے دعا کرے کہ اس نے شوکت دین اور مضبوطی سلسلہ کیلئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔ اور اس کیلئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔ اسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔ آمین‘‘

(الفضل 15/نومبر 1938ء، صفحہ نمبر 4)

روزنامہ الفضل قادیان مجریہ 29/نومبر 1938ء میں شائع شدہ اعلان کے مطابق مخلصین جماعت کا شروع سے یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہمیشہ ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صدفی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جب کہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں قدم رکھنے والے ہیں، معاونین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے 20/رمضان المبارک یعنی 26/مئی تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in
EasySteps®
Walk with Style!
Manufucturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

## کلامُ الامام

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

## ارشادِ باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے

پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالبِ دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (صوبہ جھارکھنڈ)


## ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

## آٹو ٹریڈرز
## AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

## Zaid Auto Repair
## زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ    نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم    وعلی عبدہ المسیح الموعود

## وَسِّعْ مَکَانَکَ

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

## IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

*a desired destination*

*for royal weddings & celebrations.*

**# 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate**

**HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201**

Contact Number : 09440023007, 08473296444

## Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

## A.S.
## WEIGH BRIDGE

100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE

NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبِ اطہرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جامِ عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

## NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

***Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments***

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
( Godrej Agrovet Ltd )

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

## مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
## Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

## MBBS IN BANGLADESH

**Why MBBS in Bangladesh?**

• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

**DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES**

**The Admissions avaliable in following Medical Colleges**

• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

**Some of the Women's Medical Colleges are**

• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
## Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

## GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو، اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2016)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

# MASROOR HOTEL

TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K

**All kinds of Readymade Garments**

Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

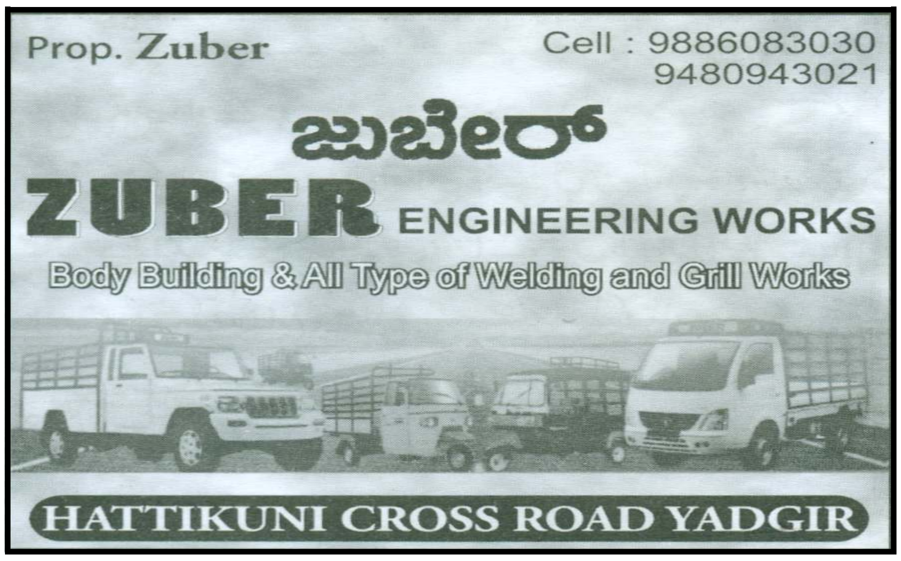


INDIAN ROLLING SHUTTERS

WHOLESALE DEALER

SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS

Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

**Prop : HAMEED AHMAD GHOURI**

Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)

Mobile : 09849297718

EHSAN

DISH SERVICE CENTER

Opp. Four Storey Civil Lines Qadian

All types of Dish & Mobile Recharge

(MTA کا خاص انتظام ہے)

Mobile : 9915957664, 9530536272

*SUIT SPECIALIST*

*Proprietor*

SYED ZAKI AHMAD

Bandra, Mumbai

Mobile : 09867806905

# JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

**Love For All, Hatred For None**

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

MARIYAM ENTERPRISES

SECURITY WITH COMFORT

Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (ضلع محبوب نگر) صوبہ تلنگانہ

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS

RAICHURI CONSTRUCTION

SINCE 1985

OFFICE:

PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY, CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069

TEL 28258310, MOB. 09987652552

E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا: شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176

Oxygen Nursery

All kind of Plants are Available.

- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

*New Lords Shoe Co.*

Mob.8978952048

Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)

action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی وافراد خاندان جماعت احمدیہ حیدرآباد

طالب دعا: اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد (صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com

www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com

Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

**J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers**

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

**Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery**

# ملکی رپورٹیں

## جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

جماعت احمدیہ وڈمان ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ) میں مورخہ 30 ر مارچ 2019 مکرم محمد بشیر صاحب صدر جماعت احمدیہ وڈمان کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مسعود احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم کلیم الدین صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ خلق مہمان نوازی کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم منظور احمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ تیسری تقریر مکرم محمد عثمان صاحب نے کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق پالا کرتی، معلم سلسلہ وڈمان، محبوب نگر)

جماعت احمدیہ تیاپور (صوبہ مہاراشٹرا) میں مورخہ 23 ر مارچ 2019 کو بعد نماز مغرب وعشا مکرم سید سلیم احمد صاحب صدر جماعت تیاپور کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر چار تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد فضل احمد شاہد، مبلغ سلسلہ تیاپور)

جماعت احمدیہ ساگر (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 22 ر مارچ 2019 کو یوم مسیح موعود کی مناسبت سے ساگر گورنمنٹ ہسپتال میں پچاس مریضوں میں پھل تقسیم کیے گئے۔ مورخہ 23 مارچ کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز مغرب وعشا کے بعد مکرم ندیم احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کی زیر صدارت جلسہ کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمود احمد سنوری صاحب نے کی۔ نظم عزیزم عدیل احمد اور ان کے ساتھیوں نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم نعمت اللہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (جاوید احمد سنوری، معلم سلسلہ ساگر، کرناٹک)

جماعت احمدیہ گلبرگہ (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 23 ر مارچ 2019 کو بعد نماز مغرب وعشا دارالذکر میں مکرم قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری صاحب امیر ضلعی گلبرگہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم عبد القادر شجیع صاحب زعیم انصار اللہ گلبرگہ نے 23 ر مارچ کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نور الحق خان، مبلغ سلسلہ گلبرگہ)

## جماعت احمدیہ کرشنا میں یوم تبلیغ کا انعقاد

مورخہ 18 رنومبر 2018 کو جماعت احمدیہ کرشنا (صوبہ آندھرا پردیش) میں یوم تبلیغ منایا گیا۔ صبح نو بجے دعا کے بعد مکرم محمد سعادت اللہ صاحب نمائندہ دعوت الی اللہ جنوبی ہند کی قیادت مکرم شیخ قاسم صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد، مکرم محمد سراج احمد صاحب مبلغ انچارج ویسٹ گوداوری نیز مقامی معلمین کرام اور عہدے داران ایک وفد کی صورت میں تبلیغ کے لیے نکلے اور گھنٹہ سالہ منڈل کے سیاسی لیڈران اور سرکاری عہدے داران نیز پولیس افسران کو احمدیہ مسلم جماعت کا پیغام پہنچایا اور لیف لیٹس اور جماعتی لٹریچر تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (شیخ منور احمد، مبلغ انچارج کرشنا، آندھرا پردیش)

## جماعت احمدیہ کامروپ میٹرو آسام میں تیسرے ضلعی جلسے کا انعقاد

مورخہ 9 رفروری 2019 کو جماعت احمدیہ کامروپ میٹرو (صوبہ آسام) میں تیسرا ضلعی جلسہ مکرم سید شاہ جہاں صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں دوصد سے زائد مرد وخواتین شامل ہوئے۔ نیز غیر احمدی، عیسائی اور ہندو دوست بھی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حفیظ الحق صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم صنام الدین صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم رفیق الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ منی پور نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم امان علی صاحب مبلغ انچارج ضلع بونگائی گاؤں نے نماز باجماعت کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ ایک ترانہ پیش کیا گیا جس کے بعد خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم ایس ایم تھینک یو صاحب نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کیے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

## جماعت احمدیہ شانتی نگر میں ریفریشر کورس کا انعقاد

مورخہ 17 رفروری 2019 کو جماعت احمدیہ شانتی نگر ضلع کامروپ (صوبہ آسام) میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے ایک ریفریشر کورس کا انعقاد کیا گیا جس میں بیس سے زائد خدام نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز صبح گیارہ بجے مکرم محمد سفارت احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مہر علی صاحب نے کی۔ بعدہ عہد مجلس خدام الاحمدیہ دہرایا گیا۔ بعد ازاں صدر مجلس نے خدام کو بعض ہدایات اور سرکلرز پڑھ کر سنائے۔ نیز آپ نے خدام کو نماز باجماعت اور اجتماعات میں شرکت کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ بعدہ خاکسار نے نماز باجماعت، بلڈ ڈونیشن کیمپس اور مثالی وقار عمل کے متعلق گفتگو کی۔ دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (ظہور الحق، مبلغ سلسلہ گوہاٹی، آسام)

## ٹیکنیکل ادارہ دارالصناعت قادیان میں داخلہ 2019-20

**Ahmadiyya Vocational (Technical) Training Centre Qadian**

تکنیکی تعلیم کے علاوہ قادیان کے ماحول میں نمازوں اور درس وتدریس سے استفادہ کرنے کا بہترین موقع

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے 1934ء میں قادیان کی مبارک بستی میں نوجوانوں کو ہنر سکھانے اور انہیں مفید شہری بنانے کیلئے شعبہ دارالصناعت کی بنیاد رکھی تھی جو تقسیم ملک کے بعد حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل واحسان ہے کہ دارالصناعت کا دوبارہ آغاز سال 2010 سے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری ورہنمائی سے ہوا جو اس وقت نظارت تعلیم قادیان کی زیر نگرانی خدمت کر رہا ہے۔ یہ ادارہ گورنمنٹ آف انڈیا (دہلی) NSIC (نیشنل اسمال انڈسٹریز کارپوریشن) سے affiliated ہے۔ اس ادارہ سے ایک سال کا کورس مکمل ہونے پر طالب علم کو گورنمنٹ آف انڈیا کی سند دی جاتی ہے۔

ہندوستان بھر کے احمدی نوجوانوں سے درخواست ہے کہ اس ادارہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ دارالصناعت میں اس وقت درج ذیل ٹیکنیکل کورسز صرف ایک سال میں پڑھائے وسکھائے جا رہے ہیں۔ (1) ویلڈنگ (2) الیکٹریکل (3) پلمبنگ (4) اے.سی وفریج (5) ڈیزل میکنک (6) پیٹرول میکنک (7) کارپنٹر (8) کمپیوٹر اس وقت تک اس ادارہ سے کئی صد احمدی نوجوان ٹریننگ لیکر ملک کے مختلف حصوں میں کام کر رہے ہیں۔

**شرائط داخلہ یہ ہیں :**

(1) امیدوار کا آٹھویں پاس ہونا ضروری ہے۔ (2) داخلہ فارم کی ہر طرح تکمیل کر کے 30 رجون 2019 تک پرنسپل دارا لصناعت قادیان کو بذریعہ رجسٹری یا ای.میل بھجوائیں یا ساتھ لیکر آئیں (3) بیرون قادیان سے آنے والے احمدی طلباء امیر جماعت/صدر جماعت/مبلغ سلسلہ کا تصدیقی خط ضرور لائیں (4) ہاسٹل کی سہولت صرف 40 طلباء کیلئے ہے۔ اس سے زائد طلباء کو رہائش وطعام کا خود انتظام کرنا ہوگا (5) تمام کورس ایک سال کے ہیں، لہٰذا جس ٹیکنیکل کورس میں داخلہ لینا ہو اس کی فیس یکمشت یا دو قسطوں میں ادا کرنا لازمی ہے۔ (6) امیدوار کو قادیان آنے کی اطلاع تحریری یا بذریعہ ٹیلیفون دی جائیگی۔ اجازت ملنے کی صورت میں 30 رجون 2019 تک اپنے خرچ پر قادیان پہنچ جائیں۔ (7) امیدوار داخلہ فارم کے ساتھ ضروری کاغذات منسلک کریں۔ (پرسنل میڈیکل فائل جس میں Blood Group اور اگر کوئی الرجی یا بیماری ہو تو اس کا ذکر ہو، جماعتی شناختی کارڈ، اسکول سرٹیفکیٹ جس میں Date of Birth لکھی ہو، آدھار کارڈ/ ووٹر کارڈ اور تین فوٹوز ہوں)

(مزید معلومات بذریعہ فون حاصل کی جاسکتی ہے)

داخلہ فارم بذریعہ اِی میل (darulsanaat.qadian@gmail.com) منگوایا جاسکتا ہے

(مبشر احمد بٹ، پرنسپل دارالصناعت قادیان) Mobile : 98729-23363

## مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کی جانب سے تحریک جدید وفقہی مسائل پر ایک ریفریشر کورس کا انعقاد

مورخہ 10 رفروری 2019 کو مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک) کی جانب سے بعد نماز عصر مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت تحریک جدید اور فقہی مسائل کے موضوع پر ایک ریفریشر کورس کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم پی ایم رشید صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید بطور مرکزی نمائندہ اس ریفریشر کورس میں شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی شیراز احمد صاحب نائب مبلغ نے کی۔ بعدہ سوال وجواب کی نشست منعقد ہوئی جس میں خاکسار نے حلال وحرام کھانا، سالگرہ منانا، نماز جمعہ اور جہیز کے لین دین کے متعلق افراد جماعت کے سوالوں کے جواب دیئے۔ بعد ازاں مکرم پی ایم رشید صاحب نے ”چندہ تحریک جدید“ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ ریفریشر کورس اختتام پذیر ہوا۔

(میر عبد الحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

## مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے connecting hand پروگرام کا انعقاد

مورخہ 23 ر مارچ 2019 بروز ہفتہ شعبہ تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے یوم مسیح موعود کی مناسبت سے چھٹا connecting hand پروگرام منعقد کیا گیا۔ شعبہ تبلیغ قادیان گزشتہ چار سالوں سے غیر مسلم وغیر احمدی دوستوں سے روابط کو مضبوط کرنے کے لیے یہ پروگرام منعقد کر رہا ہے۔ اس پروگرام میں قادیان اور اس کے گرد ونواح کی تنظیموں ہیلپنگ ہینڈ، بلڈ ڈونیشن سوسائٹی، شہید بھگت سنگھ کلب، سرب سانجھی سیوا سوسائٹی، پنجاب ہریاول سوسائٹی اور ماسٹر نرمال سنگھ لوک سیوا منچ کے نمائندگان شامل ہوئے۔ پروگرام کی صدارت مکرم کے طارق احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کی۔ آپ نے اپنے خطاب میں نوجوانوں کو خدمت خلق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے تیسری عالمی جنگ کے خطرات سے بھی آگاہ کیا۔ آخر پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ایک خصوصی ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔ پروگرام کے بعد جملہ شاملین کو مقامات مقدسہ کی زیارت بھی کرائی گئی۔ (محمد نصر غوری، مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 2 - May - 2019 Issue. 18

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

**ANNUAL SUBSCRIPTION** : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تو خدا تعالیٰ کا کوئی عبادت گزار نہیں

## آپ حبیب خدا ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور اس کے خوف اور خشیت کا یہ عالم ہے کہ اپنے بارے میں بھی فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں پتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ پس ہمارے لئے کس قدر خوف کا مقام ہے اور کس قدر ہمیں فکر ہونی چاہئے کہ نیک اعمال کریں خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کریں اور عاجزی میں بڑھتے چلے جائیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا رحم اور اس کے فضل کی بھیک مانگتے رہیں کہ وہ اپنے رحم اور فضل سے ہمیں بخش دے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26؍اپریل 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں میں نے حضرت عثمان بن مظعون کے متعلق بیان کرتے ہوئے اس بات پر اپنی بات ختم کی تھی کہ آپ جنت البقیع مَیں مدفون ہونے والے پہلے شخص تھے۔ جنت البقیع کی بنیاد اور ابتدا کے بارے میں جو تفصیل ملی ہے وہ اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں ورود کے بعد وہاں بہت سے قبرستان تھے۔ یہودیوں کے اپنے قبرستان ہوا کرتے تھے جبکہ عربوں کے مختلف قبائل کے اپنے اپنے قبرستان تھے۔ مدینہ طیبہ چونکہ اس وقت مختلف علاقوں میں بٹا ہوا تھا اس لئے ہر قبیلہ اپنے ہی علاقے میں کھلی جگہ پر اپنی میتوں کو دفنا دیتا تھا۔ قبا کا الگ قبرستان تھا جو زیادہ مشہور تھا گو کہ وہاں چھوٹے چھوٹے کئی اور قبرستان بھی تھے۔ قبیلہ بنو ظفر کا اپنا قبرستان تھا اور بنو سلمہ کا اپنا الگ قبرستان تھا۔ دیگر قبرستانوں میں بنو سعدۃ کا قبرستان تھا جس کی جگہ بعد میں سوق النبی قائم ہوا۔ جس جگہ پر مسجد نبوی تعمیر ہوئی وہاں بھی کھجوروں کے جھنڈ میں چند مشرکین کی قبریں تھیں۔ ان تمام قبرستانوں میں بقیع الغرقد سب سے پرانا اور مشہور قبرستان تھا اور پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسلمانوں کے قبرستان کے لئے منتخب کر لیا تو اس کے بعد سے آج تک اسے ایک منفرد اور ممتاز حیثیت حاصل رہی ہے جو ہمیشہ رہے گی۔

حضرت عبید اللہ بن ابی رافع سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسی جگہ کی تلاش میں تھے جہاں صرف مسلمانوں کی قبریں ہوں اور اس غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف جگہوں کو ملاحظہ بھی فرمایا لیکن یہ فخر بقیع الغرقد کے حصہ میں لکھا تھا۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اس جگہ کو منتخب کر لوں۔ سب سے پہلے وہاں حضرت عثمان بن مظعون کو دفن کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قبر کے سرہانے ایک پتھر نشانی کے طور پر رکھ دیا اور فرمایا یہ ہمارے پیشرو ہیں۔ ان کے بعد جب بھی کوئی فوت ہوتا تو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے کہ انہیں کہاں دفن کیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ ہمارے پیشرو عثمان بن مظعون کے قریب۔ حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی فوت ہو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اس کو ہمارے آگے گئے ہوئے بندوں کے پاس بھیج دو۔ عثمان بن مظعون میری امت کا کیا ہی اچھا پیشرو تھا۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نعش کے پاس آئے۔ آپ ان پر تین بار جھکے اور سر اٹھایا اور بلند آواز سے فرمایا اے ابو سائب اللہ تم سے درگذر کرے تم دنیا سے اس حال میں گئے کہ دنیا کی کسی چیز سے آلودہ نہیں ہوئے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کی نعش کو بوسہ دیا۔ آپ کی دونوں آنکھیں اشک بار تھیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو حضرت عثمان کے رخسار پر بہہ رہے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم نے وفات پائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **الحق بالسلف الصالح عثمان ابن مظعون**۔ یعنی سلف صالح عثمان بن مظعون سے جا کے مل جاؤ۔ حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس پر چار تکبیرات کہیں۔

حضرت ام علا کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے یہ شہادت دی کہ اے ابو سائب تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ اللہ نے تمہیں ضرور عزت بخشی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک عثمان کا تعلق ہے تو وہ اب فوت ہو گئے اور میں ان کے لئے بہتری کی ہی امید رکھتا ہوں یہی امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کو عزت بخشے گا لیکن اللہ کی قسم میں بھی نہیں جانتا کہ عثمان کے ساتھ کیا ہو گا دعا تو ضرور ہے لیکن یہ نہیں میں کہہ سکتا کہ انہیں ضرور عزت بخشی ہے حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا ایک طریق تھا کہ یونہی اتنے وثوق سے اللہ تعالیٰ کی بخشش کے بارے میں شہادت نہ دے دیا کرو۔ ہاں جب خواب میں حضرت عثمان بن مظعون کے اعلیٰ اعمال ایک چشمہ کی صورت میں حضرت ام علاء کو دکھائے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو جانتے تھے کہ ان بدری صحابہ سے خدا تعالیٰ راضی ہوا ہے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں اور آپ کے متعلق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جذبات کا اظہار فرمایا وہ واضح کرتا ہے کہ آپ کو ان کے بارے میں یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ وہ دعائیں سنے گا اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں گے وہ لیکن پھر بھی آپ نے کہا کہ تم شہادت نہیں دے سکتے کسی کے بارے میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تو خدا تعالیٰ کا کوئی عبادت گزار نہیں آپ حبیب خدا ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور اس کے خوف اور خشیت کا یہ عالم ہے کہ اپنے بارے میں بھی فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں پتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ پس ہمارے لئے کس قدر خوف کا مقام ہے اور کس قدر ہمیں فکر ہونی چاہئے کہ نیک اعمال کریں خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کریں اور عاجزی میں بڑھتے چلے جائیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا رحم اور اس کے فضل کی بھیک مانگتے رہیں کہ وہ اپنے رحم اور فضل سے ہمیں بخش دے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلے صحابی جن کا ذکر ہو گا وہ حضرت وہب بن سعد بن ابی سرح ہیں۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو عامر بن لوئی سے تھا۔ حضرت وہب کا بھائی عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح وہی کاتب وحی تھا جس نے ارتداد اختیار کر لیا تھا۔ اس کے بارے حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر جب کوئی وحی نازل ہوتی تو اسے بلوا کر لکھوا دیتے تھے۔ ایک دن آپ سورۃ المؤمنون کی آیت 14 اور 15 لکھوا رہے تھے۔ جب آپ یہاں پہنچے کہ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ تو اس کاتب وحی کے منہ سے بے اختیار نکل گیا کہ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی وحی ہے اس کو لکھ لو۔ اس نے سمجھا کہ جس طرح میرے منہ سے یہ آیت نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو وحی قرار دے دیا ہے اسی طرح آپ نعوذ باللہ خود سارا قرآن بنا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ مرتد ہو گیا۔

عاصم بن عمر بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت وہب نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو آپ نے حضرت کلثوم بن ہدم کے ہاں قیام کیا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت وہب اور حضرت سوید بن عمرو کے درمیان عقد مؤاخات قائم فرمایا۔ آپ دونوں جنگ موتہ کے دن شہید ہوئے۔ حضرت وہب غزوہ بدر، احد، خندق، حدیبیہ اور خیبر میں شریک ہوئے۔ شہادت کے روز آپ کی عمر 40 سال تھی۔ جنگ موتہ جمادی الاولیٰ سنہ 8 ہجری میں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارث بن عمیر کو قاصد بنا کر شاہ بصرہ کے پاس خط دے کر بھیجا۔ جب وہ موتہ کے مقام پر اترے تو انہیں شرحبیل بن عمرو غسانی نے روکا اور شہید کر دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ پر یہ سانحہ بہت گراں گزرا۔ آپ نے لوگوں کو جنگ کے لئے بلایا لوگ جمع ہو گئے ان کی تعداد تین ہزار تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان سب کے امیر حضرت زید بن حارثہ ہیں اور ایک سفید جھنڈا تیار کر کے حضرت زید کو دیتے ہوئے یہ نصیحت کی کہ حضرت حارث بن عمیر جہاں شہید کئے گئے ہیں وہاں پہنچ کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں اگر وہ قبول کر لیں تو ٹھیک ہے نہیں تو ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں اور ان سے جنگ کریں۔ حضرت وہب بھی اس جنگ میں شامل تھے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: اب میں بعض مرحومین کا ذکر کروں گا جن کے آج جنازے پڑھاؤں گا۔ پہلا ذکر مکرم ملک محمد اکرم صاحب کا ہے، جو مربی سلسلہ تھے اور 25؍اپریل کو کل مانچسٹر میں ان کی وفات ہوئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عطاء المجیب راشد صاحب کہتے ہیں کہ اکرم صاحب بہت اچھے اخلاق اور خوبیوں کے مالک تھے بہت نیک دیانتدار نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے پرجوش مبلغ ذمہ داری سے کام کرنے والے خلافت کی اطاعت میں بہت اعلیٰ مقام رکھنے والے خادم سلسلہ تھے۔

دوسرا جنازہ چوہدری عبد الشکور صاحب مبلغ سلسلہ کا ہے۔ یہ چوہدری عبد العزیز صاحب سیالکوٹی کے بیٹے تھے۔ 12؍اپریل کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محمود طاہر صاحب قائد عمومی انصار اللہ پاکستان کہتے ہیں کہ بڑے خاموش خدمت کرنے والے تھے۔ کام سے کام رکھتے تھے اور بہت صائب الرائے تھے۔ نائب وکیل التبشیر شیخ خالد صاحب کہتے ہیں بڑے منکسر المزاج تھے شریف النفس تھے نفیس طبیعت کے مالک تھے خلافت اور سلسلہ کے نہایت وفادار اور فدائی تھے۔

تیسرا جنازہ مکرم محمد صالح محمد صاحب معلم وقف جدید کا ہے۔ یہ 21؍اپریل 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے پڑنانا ملک اللہ بخش صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے جنہوں نے چاند سورج گرہن کا نشان دیکھ کر لودھراں سے پیدل قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔

چوتھا جنازہ مکرم موینشے جمعہ صاحب تنزانیہ کا ہے۔ یہ 13؍مارچ کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خلافت کے انتہائی شیدائی اور مبلغین کرام اور جماعتی عہدیداران کا بڑا عزت اور احترام کیا کرتے تھے جماعتی نظام کی بڑی پابندی کیا کرتے تھے۔ تبلیغ کا بڑا شوق اور جذبہ تھا چندہ جات کی ادائیگی میں صف اول میں شمار ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے رحمت اور مغفرت کا سلوک فرمائے درجات بلند کرے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad